رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

ڈھونڈو نور محمدی ڈھونڈا نبی رسول

نانک قدرت دیکھ کر خود بیگی سب بھول

یھدی الله لنوره من یشاء

ضوالبط

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ بہ ششماہی عہ واعظین اور طلباء سے عہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپے سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اُس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی رکھ قوم میں بابا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

ہر پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے درالامان قادیان

۱۵ فروری ۱۹۱۲ء

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۱۶ | ایڈیٹر محمد یوسف وڈوان قادیان | جلد ۳

زنبیل

لاسہ اور چند دیگر مقامات تبت میں چینیوں اور تبتیوں میں باہمی خونریزی کا بازار برابر گرم ہے۔

سلطان مراکو نے بقول تار رائٹر مورخہ ۳۰ مئی پہلے تو فرانسیسی سیادت کے عہد نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور تخت چھوڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ مگر فرانسیسی سفیر نے آکر جب سمجھایا تو دستخط کر دیئے۔

ڈارڈنلز کے مسئلہ پر انگریزی دارالامرا میں یہ سوال ہونے پر کہ آیا اٹلی کو کچھ لکھا گیا ہے یا نہیں لارڈ مارلے نے جواب دیا کہ بحیرہ اسود اور ڈارڈنلز میں تجارتی حالت واقعی تباہی خیز ہو رہی ہے اور کہ انگریزی حکومت اس معاملہ پر پیہم تاسو پیام کرتی رہی ہے چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ فی الفور تو نہیں مگر بوقت مناسب کیونکہ بابعالی کی مشکلات بھی کچھ کم نہیں۔ آبنائے کھل جائیگی۔ انگریزی حکومت ٹرکی و اٹلی کو یہ ہرگز نہیں کہہ سکتی کہ وہ لڑائی کے دائرہ کو فلاں فلاں حدود سے متجاوز نہ ہونے دیں ایسا کہنا خلاف قانون و اصول ہے۔ تاہم جو کچھ ایک بے تعلق حکومت کر سکتی تھی ہم نے کر دیا ہے۔

لارڈ لینسڈون نے سوال کیا کہ آیا یہ درست ہے کہ ٹرکی نے صرف اس شرط پر آبنائے کو کھولنا منظور کیا ہے کہ اٹلی ڈارڈنلز پر حملہ نہ کرنیکا وعدہ کرے تو لارڈ مارلے نے جواب دیا کہ ترکی وزراء نے جو گفتگو انگریزی سفیر سے کی ہے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔

جنوبی افریقہ میں وہاں کے دیسی باشندوں میں سے بعض نے پھر گورہ عورتوں پر حملے کئے ہیں اس سے برافروختہ ہو کر افریقی پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے تجویز کیا کہ ایسے جرائم کی اقل سزا پھانسی مقرر ہو بعض نے کہا کہ دیسی باشندوں کو شہروں سے الگ احاطوں میں رکھا جائے۔ اول الذکر تجویز بعد میں واپس لے لی گئی۔

اخبار اللواء مصری کا جنگی نامہ نگار ایک محاربہ کا طویل ذکر کرتا ہے جو بن غازی کے علاقہ مقام بقیق میں ہوا جسکا مختصر نتیجہ یہ ہے کہ معرکہ مذکور میں اطالیوں کو شکست ہوئی اور اُن کے ۲۰ افسر اور آٹھ سو سپاہی مقتول و مجروح ہوئے اور ترکوں نے بہت سا سامان جنگ اور اسباب در سد غنیمت میں پایا۔

جنگی غباروں کی خریداری کے لئے دولت عثمانیہ میں جو چندہ ہو رہا ہے اس میں سلطان المعظم نے بھی ایک ہزار پونڈ جیب خاص سے مرحمت فرمائے ہیں۔

طرابلس اور ایطالیا کے مابین تار برقی پیغامات کی آمد و رفت خود ایطالی گورنمنٹ ہی کے حکم سے ۵ اپریل کو روکدی گئی۔ اب فقط خاص پیغامات جنگی محکمہ کے نام جاتے ہیں۔ عام خبروں کا انسداد کر دیا گیا ہے اس بندش کے کئی مطلب لگائے جا رہے ہیں۔

طرابلس الغرب کے ایطالی جنگی جہازات کے بیڑہ سے بڑا حصہ ایطالی وزیر جنگ نے ٹورنٹو کے بندرگاہ میں واپس منگوالیا ہے۔

ترکی وزراء نے یہ استحقاق محفوظ رکھ کر کہ بشرط ضرورت آبناء کو پھر بند کر سکینگے آبنائے ڈارڈنلز کو جہازی آمد و رفت کو کھولدینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

KHILAFAT LIBRARY

نور بکڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

سوانح عمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے جس نے سنہ ۱۴۶۹ء میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ایسے دھندوکارہ میں ہندوؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندوؤں کے تمام عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور اُن کی معتبر پستکوں سے لئے گئے ہیں۔ یہ سوانحعمری قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے ۷۰ صفحہ کی کتاب ہے چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت ۸ر اس وقت بہت تھوڑی جلدیں ہمارے پاس رہگئی ہیں بہت جلد خریدیں

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ پرلطف ناول جس میں روح و مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن رد تناسخ۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو ایسے کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے جسکو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے تو بغیر ختم کئے چین نہ آئے قیمت صرف ۰۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں باقی سب ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں۔ بہت جلد خریدیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

آریہ دھرم کا فوٹو جس میں آریہ سماج کی کل کی کل مستند کتابوں کے حوالوں سے آریہ دھرم کا ہوبہو فوٹو کھینچکر دکھلایا گیا ہے۔ اس آریہ مذہب کی عکسی تصویر کی صفائی کو دیکھ کر آریہ سماج کے کل کے کل اخبار نویس اور مذہبی پرچارک بھی لوٹ پوٹ ہوگئے قیمت ۱ر پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ ۵۴ جلدیں باقی رہگئی ہیں۔

آریہ دھرم کا پول جو درحقیقت اسم بامسمیٰ کتاب ہے اور جس کی خوبی صرف پڑھنے پر ہی منحصر ہے۔ قیمت صرف ار

معیار صداقت دھرم کی کسوٹی جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے چودہ سوالات کے جوابات ایسے محققانہ رنگ میں ہیں کہ خود سوامی درشنانند بھی پڑھ کر دم بخود ہوگئے قیمت ار

جھوک مہدی والی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی بولنے والے لوگوں میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے + قیمت ÷

گوشتخوری یہ ایک مدلل رسالہ ہے جو منشی برکت علی صاحب شلوی نے چھپوایا ہے گوشت کھانے کو عقلی و نقلی طور پر آریوں کے مقابلہ میں جائز ثابت کیا گیا ہے۔ بکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۰۲ر

ثبوت واجب الوجود ہستی باریتعالیٰ پر ایک دھریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے قیمت صرف ۲ر

تدبیر اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر و کوشش و ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا ہے بحث تدبیر و تقدیر و توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس اوتق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل و دلچسپ پیرایہ میں دکھایا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب قابل دید ہے + قیمت ۲ر

بھارکت برکش نخل اسلام دھرمپال کا جس نے اسلام و بانیٔ اسلام پر محض جھوٹے دناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے) محققانہ و مورخانہ پیرائے میں دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتاً تردید کی گئی ہے اور کیجا سکتی ہے اور ویدوں میں جو عام طور پر مخلوق پرستی کی تعلیم موجود ہے اسکو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے گویا وید انجیل اور قرآن کا مقابلہ ہے قیمت صرف ۲ر

بھجن مقبول آریہ صاحبان جو گلی گلی اور کوچہ کوچہ بھجن گایا کرتے ہیں ان کا جواب بھجن میں ہے قیمت ار

شدھی کی اشدھی جس میں آریہ سماج کی عظیم الشان مسئلہ شدھی کے ڈھول کے پول کو ظاہر کرکے چوپٹ بھانڈا پھوڑا گیا ہے قیمت ۲

مکالمہ مسلمان و آریہ ویدک الہام۔ تناسخ۔ قدمت روح۔ قدم مادہ گوشتخوری وغیرہ پر کماحقہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

دین الحق جس میں بتلایا گیا ہے کہ احمدیوں اور عام مسلمانوں کے اصولوں میں کچھ بھن بھید نہیں ہے۔ ۸ر

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ۰

صاعقہ ذوالجلال بر نخل دھرمپال آریوں کی رد میں قابل دید کتاب قیمت صرف ۰۳ر

اقیموالصلوٰۃ ایک عالم فاضل نومسلم سکھ سردار کی تصنیف جسمیں نماز کی حقیقت کے ہر پہلو پر نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے مسلمانوں کے لئے از حد مفید کتاب ہے، بکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۱ر

(ودرشن) حضرت اقدس کی کل نظمیں اردو و فارسی کو یکجا کرکے چھپوایا گیا ہے جلد نفیس بکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت ۱۲ر سوائی صرف ۰ر

KHILAFAT LIBRARY

مذہبی بحث مباحثہ کی ابتدا

جب دنیا کا تمدن بڑھا اور عوام کی تفہیم میں یہ بات نشو نما پانی لگی کہ ایک دوسرے سے گرئے سبقت لے جائیں خواہ وہ تفہیم تمدن کی نوعیت پر تھی یا معاشرت کی جہت لئے ہوئے مگر تمدن اور معاشرت پر ایک ہستی حکمراں ہے جسے مذہب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس جدو جہد کی تہ میں مذہب کا زبردست ہاتھ کام کر رہا تھا ایک مبصر کو فوراً اور بادی النظر میں یہ امر مبہر اور روشن ہو جائیگا۔ کہ مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے نقش قدم اور ہدایت کے بموجب انسان باخدا انسان بن سکتا ہے مگر جب انسان سلامت روی کو چھوڑ کر اس سے بعد اختیار کرتا ہے تو بسا اوقات راستے میں ایسی مشکلات آجاتی ہیں جو ایک یا دوسرے رنگ میں اس کے لئے یا اسکی نوع کے واسطے دکھ کا موجب ہوتی ہیں۔ مذہبی تاریخ کی اوراق گردانی کرنے سے ہمیں بکثرت ایسی امثلہ ملتی ہیں جسکو پڑھکر انسان بہت سے نتیجہ خیز اور سبق آموز نصائح حاصل کر سکتا ہے۔ (ایڈیٹر نور)

دولت ساسانی کے آغاز ہی میں ارض یہود و فلسطین سے دین عیسوی نمودار ہو کے سلطنت روم کے آغوش میں پرورش پلنے لگا۔ یہ ایک سچا دین الٰہی تھا اور ماسوا اللہ کے علائق سے خلقت کو آزاد کرانے والا مگر حواریین مسیح کے زمانہ ہی سے اس میں رومی بت پرستی کی آمیزش ہونے لگی۔ اصلی دین ارض یہود کے چند خدا پرستوں کی زندگی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اور جس دین کی پرورش دولت روم کر رہی تھی وہ بت پرستی کی آغوش کا پلا ہوا تھا۔ اور اس میں خدا شناسی و خدا پرستی کے جذبات کم رہ گئے تھے۔ قسطنطین اعظم کے پولٹیکل مصالح سے اس دین نے پرانی خالص بت پرستی اور دیوتاؤں کی حکومت پر فتح پائی اور ہر قوم و ملک کے لوگ توبہ کرا کرا کے اس دین میں شامل کئے جانے لگے۔ اور اسی وقت سے مذہب قومیت سے جدا

مسیحی مذہب کی ابتدائی ترقی کا راز

چیز قرار پایا اور عام دعوت کیجانے لگی

بس اسی وقت سے مغرب میں مناظرہ اور مکابرہ کی اور محض دین کے لئے تعصب کرنے کی بنیاد پڑی۔ کیونکہ اس سے پیشتر ہر قوم کا مذہب جداگانہ تھا اور قومی تعصب ہی کی وجہ سے غیر اقوام کے مذاہب بھی ذلیل کئے جاتے تھے۔ مشرق میں آریہ مذہب کے مقابل بودھ مذہب نے بھی ذلیل کئے جاتے تھے۔ مشرق میں آریہ مذہب کے مقابل بودھ مذہب نے بھی تبلیغ کے ذریعے سے دیگر اقوام کو اپنے مذہب میں داخل کیا اور اس کے بعد جب ہندوؤں کا زور ہوا تو انھوں نے بھی غالباً ایسا ہی کیا۔ علیٰ ہذا القیاس جب مذہب زرتشتی نے بابل کے پرانے مذہب صابئی کو مغلوب و مقہور کیا ہے تو اس کے ہزارہا پیروؤں کو بھی اپنے حلقہ اور گروہ میں شامل کر لیا تھا۔ مگر چند ہی روز بعد اُن سب مذہبوں میں تبلیغ کا سلسلہ موقوف ہو گیا۔ اور وہ سب مذہب قومی مذہب قرار پا گئے۔ یعنی بعد کے زمانوں میں یہ دشوار ہو گیا کہ کسی اور قوم یا مذہب کا آدمی اپنے مذہب کو چھوڑ کے اُن کے مذہب میں شامل ہو سکے۔ مگر مسیحیت میں اس کے خلاف یہ بات نظر آتی ہے کہ خود حضرت مسیح کی تعلیموں سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ خاص مذہب یہود کی اصلاح اور اُن کے اصول و عقائد میں ریفارم کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے مگر بعد والوں اور خصوصاً ان مسیحیوں نے جن کی مذہب کی بنیاد رومی پرستی کے کھنڈروں پر رکھی گئی تھی اس دائرہ کو وسیع کر دیا اور ہر گروہ کو اپنی طرف بلانے لگے۔

مسیحیوں نے جو اب تبلیغ عام کا سلسلہ ڈالا تو ایک طرف اُن کے مقتدایان دین مشنری اور داعی بن کے اقطاع عالم میں پھیل گئے۔ جو ہر کہ دمہ کو اپنے مذہب اور گروہ کیطرف بلاتے تھے اور دوسرے مذہبوں کے مقتداؤں کے مقابل خلاف فطرت واقعات اور کرامات و معجزات کے دعوے کر کے اپنی حقیت ثابت کرتے تھے دوسری طرف اُن کے بادشاہ وغیرہ سب رعایا پر طرح طرح کے مظالم کرتے اور سب کو مذہب مسیحی اختیار کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ تمام اگلے رومی و یونانی بتخانہ منہدم کر دئے گئے۔ رومیوں کے لئے بغیر اس کے کہ اس نئے مذہب کو قبول کریں مفر نہ تھا۔ یہودی جو اپنے دین میں نہایت مضبوط و سخت تھے اُن پر بھی ایسے ایسے مظالم ہوئے جن کو سنکر آجتک لوگ کانپ اُٹھتے ہیں۔ بیت المقدس پہلے ہی مسمار ہو چکا تھا اب اُس کا نام بھی مٹا دیا گیا یروشلم کے اندر کسی یہودی کو آنے کی اجازت نہ تھی۔ اور وہ اُس کی دیواروں سے دور ہی دور رہتے تھے۔ اور چونکہ ساری دُنیا میں مسیحی حکومت کا زور تھا اس لئے اُنکو کہیں پناہ نہ ملتی تھی اسی کا نتیجہ تھا کہ بہت سے یہودی اپنی جان بچانے کے لئے عرب کے پتھریلے ریگزاروں میں آکے پناہگزیں ہو گئے

مذہبی تعصب کی بنیاد

بہرحال وہ تعصب جو اس لئے ہو کہ کسی فریق و قوم سے اُس کا مذہب چھڑایا جاوے عیسائیوں سے شروع ہوا اور عیسائیوں سے پہلے اُس کا پتہ نہیں لگتا۔ صرف ایران میں جہاں مذہب زرتشتی پوری قوت کے ساتھ قائم تھا اور ایک زبردست سلطنت اُس کی حامی و مددگار تھی۔ عیسائیوں کا کچھ زور نہیں چلا۔ نہ وہاں مسیحی مقتداؤں کی آواز سنی گئی اور نہ وہاں رومیوں کی تلوار ایرانیوں کی شمشیر و خنجر کو کمزور ثابت کر سکی تاہم سرحدی صوبجات میں عجیب خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جب رومیوں کا قبضہ ہو جاتا اُن میں مسیحیت کا زور ہو جاتا اور جب پارسی غالب آجاتے پھر مذہب آتش پرستی چمک اُٹھتا مگر خرابی یہ تھی کہ مسیحیت ہر شخص کو اپنے آغوش میں لے سکتی تھی اور مجوسیت ایک قومی مذہب تھا۔ جس میں نئے لوگ نہیں داخل ہو سکتے تھے۔ اسی وجہ سے اُن تمام جھگڑوں میں مسیحی مذہب غالب رہا۔ اور اُس کے پیروؤں کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی۔

KHILAFAT LIBRARY

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور پرنور

دنیا میں مسیحیت کے غالب آنے کے بعد جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین الٰہی سرزمین عرب سے نکل کے دنیا میں پھیلنا شروع ہوا۔ اور رسالت محمدی کی تبلیغ عامہ ہر قوم اور ہر گروہ کو اپنی طرف بلانے اور نجات کا کامل یقین دلانے لگی مسیحیت کو اب ایک پورا اور زبردست رقیب اسلام کی صورت میں ملا مسلمانوں میں چند روز بعد مشنری بھی پیدا ہو گئے۔ مگر ابتداءً جب وہ اپنے دین کی تبلیغ کے لئے عرب سے نکلے ہیں تو وہی سپاہی تھے اور وہی مشنری۔ وہ تلوار کے زور سے اُن مزاحمتوں کو رد کرتے جو راستہ میں حائل ہوتیں اور اشاعت دین سے مانع ہوتیں۔ اور اپنے طرز عمل اپنی نیک نفسی اور پرہیزگاری اپنی نیک صفاتی پاکبازی اور نیز اپنی فصاحت و بلاغت سے اسلام کی حقیقت کو ثابت کرتے چند ہی روز کی کوشش میں انھوں نے دُنیا کو اپنے اور عیسائیوں کے درمیان میں بٹا لیا۔ سرزمین شام اور روم کی مشرقی سلطنتوں کا تو اُن کے ہاتھ سے خاتمہ ہو گیا۔ سارے ایرانیوں کے مسلمان ہو جانے سے ایران میں صرف چند آتش پرست باقی رہ گئے اور مشرقی روم کے علاقہ میں بھی غالب آبادی مسلمانوں ہی کی تھی۔ اور افریقہ میں مراکو سے روم تک جہاں دین عیسوی لوگوں کا عام مذہب تھا مسیحیت بالکل فنا ہو گئی

اسلام اور تعصب

مسلمانوں میں بیشک ایک گونہ تعصب تھا۔ مگر اس قدر نہیں کہ کسی کو زبردستی مسلمان کریں یا مسلمان ہو جانے پر کسی کو مجبور کر دیں۔ ملک گیری و فتحیابی میں اُس وقت تک یہ عام قاعدہ تھا کہ دشمن کے جتنے لڑنے والے سپاہی گرفتار ہوتے وہ قتل کر ڈالے جاتے۔ اور عام رعایا میں سے جتنے جی چاہتا غلام بنا لئے جاتے۔ اور باقی ماندہ محکوم رعایا کی حیثیت سے اطاعت و فرمانبرداری کی زندگی بسر کرتے مسلمانوں نے اس میں اتنا تغیر کر دیا کہ ایران جنگ میں جتنے پکڑے جاتے اگر دین اسلام قبول کر لیتے تو چاہے کسی قوم کے ہوں اپنے بھائی اور اپنے برابر کے حقدار بنا لئے جاتے۔ لیکن اگر انھیں اپنا مذہب چھوڑنا نہیں تامل ہوتا تو وہ جزیہ یعنی فی کس ایک معمولی ٹیکس سالانہ ادا کرنے پر چھوڑ دیئے جاتے۔ اور اُن کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری کر لیجاتی اور اس میں یہانتک آزادی برتی جاتی کہ اگر اُس عہد کے واقعات پر اچھی طرح غور کیا جاوے تو مسلمان و ذمّی (جزیہ دینے والے) کے حقوق میں بہت ہی کم فرق نظر آتا ہے۔

غرض ان واقعات نے ادھر فتوحات عرب کی بدولت مسیحی سلطنتوں کے وہ مظالم موقوف کرائے جو دوسرے مذہبوں پر ہو رہے تھے ادھر اسلامی مبلغان دین نے مسیحی مشنریوں کی زبان بند کی اب نہ اُن کے وہ معجزات و کرامات تھے جن کی عیسائیوں میں شہرت ہو رہی تھی اور نہ وہ پرزور مباحث جنہوں نے دیگر ادیان و ملل کی زبانیں بند کر دی تھیں۔

اسلامی توحید اور مسیحی توحید پر نظر

اس میں شک نہیں کہ مسیحیت ایک سچا دین تھی اور جس وقت اُس میں وہ سچائی تھی اُس کے دعوے بھی زبردست تھے۔ جن کا کوئی جواب نہو سکتا تھا۔ مگر ظہور اسلام سے چند صدی پیشتر جو مسیحیت دنیا میں پھیلی ہوئی تھی وہ حقانیت کے بازار میں کامل العیار نہ تھی اُس میں رومی بُت پرستی کا بہت بڑا عنصر ملا ہوا تھا وہ موحد خدا پرستان بنی اسرائیل کے مذاق توحید اور انبیاء سلف کے رسم و آئین سے جس قدر دور تھی اُسی قدر بت پرستوں کے مذاق سے قریب وہ مصر و روم کی بت پرستی کے مقابلہ میں بیشک غالب آ سکتی تھی اس لئے کہ اُس میں حقانیت کی چند دھندلی شعاعیں موجود تھیں مگر اسلام کی خالص اور بے لگاؤ توحید کے مقابلہ میں اُس کا غالب آنا دشوار تھا۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جو فتحمندی و حکمرانی کے بغیر اپنے حکمرانوں اور فاتحوں پر غالب آیا۔ اور اب بھی اس میں شک نہیں کہ افریقہ اور دیگر ممالک ارض میں مسلمان مفتوح و محکوم ہیں مگر اسلام اُسی طرح غالب ہے، اور اُسکی فتحمندی کا سلسلہ آج بھی اُسی طرح جاری ہے بیشک عیسائی مشنری بُت پرستوں کو یہ کہہ کے قائل کر سکتے تھے کہ بُت پرستی شرک ہے۔ اور خدائے واحد کو مان کے بیجان مورتوں کے آگے سجدہ کرنا سخت بے عقلی لیکن مسلمانوں کے اس سوال کا جواب ان کے پاس نہ تھا کہ روحانی اور مجرد عن المادہ خدا جس کی شان ایک قوۃ مجردہ کی سی ہو اُس کے لئے بیٹا کیسا اور نہ اُن کے حل کئے کبھی یہ معمہ حل ہو سکا کہ وحدۃ فی التثلیث اور تثلیث فی الوحدۃ کے محال عقلی پر کیونکر یقین کیا جاوے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو بت پرستی سے ماخوذ تھیں اور اسی لئے اسلام کی خالص اور بے غل و غش توحید کے مقابلہ میں کبھی سر سبز نہو سکیں

اصلی مناظرہ وہ ہے جو کسی مذہب کے عقائد اور مسلمات مذہبی کے متعلق ہو۔ اس قسم کا مناظرہ مسیحی صرف بُت پرستوں سے کر سکے۔ اور کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلام سے مناظرہ کرتے وقت وہ مناظرہ کے اصلی مرکز سے گریز کر کے ذاتیات میں پڑنے اور مقتداؤں اور پیغمبر صلعم کی زندگی پر نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں اور مسلمان مناظرین بھی مغالطہ میں پڑ کے کبھی کبھی حضرت مسیح کے دامن عصمت میں دھبہ لگانے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ انسانی زندگی ایسی چیز ہے کہ چاہے وہ کیسی ہی معصوم صفت بزرگ کی زندگی ہو اُس پر ہر شخص اپنے مذاق و خیالات کے مطابق کچھ نہ کچھ نکتہ چینی ضرور کر سکتا ہے۔ لیکن ایسی لڑائی کہ ایک کہے ہماری پیر کی داڑھی بڑی ہے اور دوسرا کہے کہ ہمارے پیر کی داڑھی بڑی ہے اصل بحث پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتی۔ مسیح و محمد علیہما السلام بالذات چاہے کیسے ہی بنائے جائیں مگر اس سے دُنیا میں کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جو عقائد محمد صلعم نے بنائے اُن میں ازلی و ابدی سچائی اور جن عقائد کو مسیحیت پیش کر رہی ہے وہ نہ صرف حضرت مسیح سے ثابت کئے جا سکتے۔ اور نہ کبھی دنیا کی

KHILAFAT LIBRARY

سمجھ میں آسکتے ہیں۔

بہر تقدیر مناظرہ کی تاریخ کا آغاز صحیح معنوں میں مسیحیوں سے شروع ہوا اور اسلام کے ظہور کے بعد ابتداءً عیسائی و مسلمان ہی مناظرہ کر رہے تھے۔ اسی طرح اُن کے اندرونی فرقوں میں بھی جھگڑے پڑے ہوئے تھے جن کی وجہ سے مناظرہ کا بازار ساری دنیا میں گرم تھا۔ اب تہذیب و تمدن کے زمانہ میں ہندوؤں نے بھی مناظرہ کی طرف توجہ کی ہے۔ گو اُن میں سوا اپنی اور اپنے مذہب کی حمایت کے تبلیغ دین کی شان نہیں ہے اس لئے کہ اہم سالفہ کی طرح ہندو مذہب بھی کسی نئے ایمان لانیوالے کو اپنے مذہب و گروہ میں نہیں شامل کر سکتا ہے تاہم پادریوں اور دیگر حملہ آوروں کی مضرت سے بچنے کے لئے انھیں رد و قدح کی ضرورت ہے۔

غور طلب یہ امر ہے کہ مناظرہ اور ایک دوسرے کی تردید سے مذاہب کو کسی قدر فائدہ پہنچتا ہے۔ تو وہ کس حد تک فائدہ بخش ہوتا ہے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر ہم از روے استدلال اپنے اصول و عقائد کو ثابت اور دوسروں کے معتقدات کی تردید کرینگے اُسی قدر لوگ ہمارے دین میں زیادہ داخل ہونگے۔ لیکن نتیجہ کو دیکھئے تو بالکل اس کے خلاف ہے۔

مناظرہ سے کیا فائدہ ہے

مناظرہ تعصب کو بڑھاتا۔ حق جوئی کے جذبہ کو دبا کے سخن پروری پر آمادہ کرتا اور اصلی مبحث سے ہٹا کے ذاتیات کے شرمناک جھگڑوں میں ڈالدیتا ہے مناظرہ میں انسان اکثر نفس عقائد و اصول سے تجاوز کر کے ایک دوسرے کے مقتداؤں کو بُرا بھلا کہنے لگتا ہے۔ پھر اُس کے بعد الزامی جوابوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ جن کا مال یہ ہوتا ہے کہ اپنے نقائص و عیوب سے چشم پوشی کر کے دوسرے کے عیب نکالے جائیں اور خاتمہ اس پر ہوتا ہے کہ ہر فریق دوسرے مناظر فریق کے مغلوب کرنے کے لئے طرح طرح کی غیر مہذب اور مجرمانہ کوششیں کرنے لگتا ہے۔ پھر اگر یہ دیکھا جائے کہ ان شرمناک کارروائیوں کے اختیار کرنے کے بعد فائدہ کیا ہوتا ہے تو صاف نظر آجائیگا کہ کچھ نہیں۔ اس لئے کہ مذہب کا یقین انسان کو دلیلوں کی بنیاد پر نہیں ہوتا بلکہ بچپن کی صحبت و تعلیم سوسائٹی اور معاشرت کے اثر۔ بزرگوں کی عظمت اور اپنی جماعت کے جمہوری مقاصد و اغراض سب مل کے انسان کے دل میں اس بات کا یقین پیدا کیا کرتے ہیں کہ جس مذہب کے ہم پیرو ہیں وہی سب سے اچھا اور سب سے سچا مذہب ہے۔ اور یہ یقین دل و دماغ پر اس قدر حاوی ہو جاتا ہے کہ کوئی دلیل چاہے کیسی ہی مضبوط اور زبردست ہو اُس کو مٹا نہیں سکتی۔ اس کا نتیجہ ہے کہ رد و قدح اور اثبات و تردید سے کبھی کسی مذہب کو مغلوب نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اُس کے معتقد امزاد اپنا مذہب بدلتے ہیں

ہندوستان میں مسیحی ترقی کا راز

بیشک عیسائی مشنریوں نے ہندوستان میں یا بعض جزائر کی وحشی قوموں میں اپنے دین کو پھیلا دیا ہے مگر اُن کی اس کامیابی کے دوسرے اسباب ہیں۔ وہاں عیسائیوں نے اپنے تمدن کو زیادہ اعلیٰ دکھایا اپنے افعال و اقوال سے اخلاق حسنہ کے بے انتہا اچھے نمونہ دکھائے اور اُن کی نظر کے سامنے اعلیٰ درجہ کے ایثار نفس اور ہمدردی کی نظیریں پیش کیں روپیہ پیسہ دے کے غریبوں اور محتاجوں کو زیر بار احسان کیا اور ہمدردی اور دردمندی ظاہر کر کے متوسط اور اعلیٰ طبقہ والوں کے دلوں میں اپنی جگہ پیدا کی اور ان سب باتوں کا مجموعی اثر یہ پڑا کہ بہت سے لوگوں نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا۔

یہی اصول قرن اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا جنہوں نے ملک گیری کو باضابطہ تہذیب کا پابند کر دیا تھا۔ ملک پر قابض ہو جانے اور حکومت کو پلٹ دینے کے بعد بھی وہ سوا اس کے کہ رعایا سے ملکی خراج لے لیں اُن کے مذہب سے تعرض نہ کرتے تھے ہر مذہب کو پوری آزادی تھی اور ہر شخص مختار تھا کہ جس مذہب کا چاہے پیرو رہے لیکن اُن لوگوں کے سامنے اس بات کی نمایاں نظیریں پیش کیجایا کرتی تھیں کہ وہ اگر مسلمان ہو جائینگے تو انسانی صفات میں وہ کس قدر ترقی کر جائینگے۔ اُن میں کیسی نیک نفسی ہوگی۔ کیسی اخوت ہوگی کتنی بڑی پابندی اصول ہوگی۔ اور کیسی سچائی راستبازی اور اتقا و پرہیزگاری کے نمونہ اُن کے گروہ سے نمایاں ہونگے۔ یہ باتیں تھیں جنہوں نے یہ نتیجہ ظاہر کیا کہ جس ملک میں چند مسلمان بھی جا کے رہے تھوڑے دنوں میں سارا ملک مسلمان ہو گیا۔

مسیحیوں میں آجکل ایک قابل غور سوال

مسیحیوں میں آجکل اسبات پر بہت غور ہو رہا ہے کہ مسلمان پر اور خاصکر افریقہ میں باوجودیکہ حکومت کا اثر روز بروز بڑھتا جاتا ہے مسیحیت کو کیوں نہیں ترقی ہوتی۔ اس کا اصلی سبب بجائے کافرنسیں کرنے کے وہ ہم سے پوچھ لیں اصلیت یہ ہے کہ وہ محض مناظرہ و مجادلہ کے ذریعے سے چاہتے ہیں کہ اُن کے بچپن کے راسخ یقین کو مٹا دیویں جو امر کہ غیر ممکن ہے بعض غریبوں کو وہ روپیہ بھی دیتے ہیں مگر ذلیل کر کے اور اپنے سے ادون و حقیر خیال کر کے یورپ کے مسیحی مذہبی اخوت کا رشتہ مضبوط کرنا درکنار غیر ملکوں کے مسیحیوں کو اپنی سوسائٹی میں بھی نہیں لیتے اس کے مقابل جیسی برادرانہ ہمدردی اُنھیں مسلمانوں میں نظر آتی ہے اور ترک مسکرانہ کی وجہ سے پاکبازی کے جو اعلیٰ نمونہ پیروان دین محمدی میں دکھائی دیتے ہیں کسی جماعت میں نہیں دکھائی دیتے انھیں اسباب سے ہماری رائے ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں مسیحیوں کو کامیاب ہونا بہت دشوار ہے۔

ہندوستان میں مشنریوں کو اس وقت تک جو کامیابی حاصل ہوئی ہے صرف ادنیٰ طبقہ اور اُن غیر آریہ اولیٰ قوموں تک محدود ہے جن کو یہاں کی کوئی موثر جماعت

اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتی۔ اُن کو بیشک اپنے گروہ میں کوئی عزت نظر نہیں آئی اور یہ خیال دلایا جاتا ہے کہ عیسائی ہو جانے کے بعد تم یہاں کے معزز لوگوں کے برابر ہو جاؤ گے محض اس مغالطہ سے وہ لوگ عیسائی ہو جایا کرتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ جو مسیحیت اُن میں پھیلائی جاتی ہے وہ دراصل مذہبی مسیحیت نہیں بلکہ ایک قسم کی پولیٹکل مسیحیت ہے۔ جس کا مقصد صرف اسی قدر ہے کہ وہ فقط مردم شماری میں گنوانے کے لئے عیسائی بنائے جاتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں ویسے ہی ضعیف الاعتقاد بت پرست بنے رہتے ہیں جیسے کہ پہلے تھے

ان سب باتوں سے صاف نظر آجاتا ہے کہ مناظرہ سے سوا خرابیاں اور طرح طرح کی بداخلاقیاں پیدا ہونے کے دُنیا کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور دُنیا بہت بڑے امن میں آجاتی اگر مناظرہ کا سدباب ہو جاتا۔ (دلگداز)

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

KHILAFAT LIBRARY

گوشتخوری کے فوائد

آریہ گزٹ کا ایک نامہ نگار لالہ رام کرشن بی۔ اے۔ وکیل کیتھل گوشتخوری کے "وہمی نقصانات" کی فہرست اپنے ہمخیالو کے سامنے پیش کر کے انھیں گوشتخوری کے عدم جواز اور ترک کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ مگر اس بیچارے کو معلوم نہیں ہے کہ گوشتخوری کے کسقدر عظیم فوائد ہیں اور اس کے لئے یورپین اور ہندی اطبا کے علاوہ مذہبی شاستر اور پرمان بھی اس کے حق میں ہی فیصلہ دیتے ہیں

(۱) ہندو شاستروں میں گوشت کھانا جائز قرار دیا ہے

(۲) ہندو سوسائٹی میں اس کا استعمال مہابھارت کی لڑائی کے بعد جین دھرم کے غلبہ پر کم ہوا۔

(۳) سنسکرت یونانی اور یورپین اطبا کی بڑی بھاری کثرت نے اسے اعلیٰ قسم کی انسانی خوراک بتلایا ہے

(۴) اس کے پھیلانے میں قومی خوراک کی قسم اور مقدار میں ترقی ہوتی ہے۔

(۵) اس کا استعمال بڑھانے سے اس کی پیداوار بڑھیگی جس سے ہندوستان کو بڑی تجارتی منفعت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ یورپ کی ماس منڈی میں آسٹریلیا کے ساتھ

(۶) اس کا استعمال اناج کے سر سے خوراک کا بوجھ ہلکا کر کے سوسائٹی کے سب سے بڑے حصہ کی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ اپنے کسی آئندہ پرچہ میں ناظرین کے آگے اس سوال کے سب پہلو کھول کر دکھلائینگے۔ لیکن اس وقت ہمارا مقصد صرف یہ دکھلانا ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا مقنن اس بارے میں کیا بتلاتا ہے

آریہ سماج کے بزرگ اور گوشتخوری

یہ امر اچھی طرح ظاہر ہے کہ ہندو دھرم کے رشی اور مہارشی وغیرہ گوشتخوری سے ذرا بھی نفرت نہیں کرتے تھے۔ اگر آرین رشی منیوں کے تصنیف کردہ کتب کو پڑھا جاوے تو وہاں یہ بات بتصریح اور واضح طور پر روشن اور پایۂ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے کہ ہندو دھرم کے بڑے بڑے اکابر اور مقنن مثلاً منو اور دالمیک۔ وشسٹ اور نارد گوتم وشنو برہسپتی رامچندر ویاس وغیرہ کل کے کل گوشت خوری اور ماس پرچار کے حامی اور مددگار تھے اور ان کے پرمان اور آراء اس طرح اظہر من الشمس ہیں کہ کسی بھی ہندو یا ہمچو خیال کے دیگر انسان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ آریہ گزٹ کے گریجویٹ نامہ نگار کا اپنی خانہ ساز رائے کی بنا پر لوگوں کے سامنے گوشتخوری کے متعلق بُرا خیال ظاہر کرنا اور اس کے متعلق کوئی دلیل نہ دینا حق جو

ہندو شریعت کے عظیم الشان مقنن منوجی مہاراج گوشتخوری کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں؟

طبائع رکھنے والے انسانوں کے نزدیک ہرگز قابل سماعت نہیں ہے جبکہ برخلاف اس کے ہندوستان کا عظیم الشان مقنن اور ہندو جاتی کا مایۂ ناز رشی اور مہارشی منوجی مہاراج گوشتخوری کے متعلق یہ فتویٰ دیتا ہے اور منوجی کی مسلمہ قابلیت اظہر من الشمس ہے منو کے مان اور پرمان کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ ہمالہ سے رامیشور تک اور کراچی سے آسام تک جہاں ہندو آبادی ہے وہاں منوسمرتی اتنی ہی تعظیم سے دیکھی جاتی ہے جتنی کسی مذہبی کتاب کو دینی ممکن ہے۔ پرانے ہندو مصنف بھی اس کو نہایت عزت سے دیکھتے ہیں۔ چھاندوگیہ برہمن میں لکھا ہے وہ اوشدیوں کی اوشدی ہے۔ برہسپتی لکھتا ہے کہ منو جو کچھ کہتا ہے ویدوں کے مطابق کہتا ہے خود منو سمرتی میں ادھیائے دوشلوک ۷ میں لکھا ہے کہ جو دھرم منو نے کہا ہے وہ ویدوں کے مطابق ہے۔ وہ سب وید جانتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ منوجی مہاراج فرماتے ہیں اگر حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے اور دونوں گیان رکھتی ہیں اور سکھ دکھ بھوگتی ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مرغ مارنے میں فرق نہیں دیکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں (آیتہ ۴۸)

پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں:۔ شرادھ کے بارے میں مذکور ہے کہ پتر (مرے ہوئے بزرگ) کندمول پھل وغیرہ سے ایک مہینہ تریپت (خوش) رہتے ہیں۔

مچھلی کے گوشت سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے **تین مہینے**۔ گوسپند کے گوشت سے چار مہینے۔ پرند کے گوشت سے پانچ مہینے اور گینڈے کے گوشت سے بارہ برس۔ تسلی کے لئے ملاحظہ ہو: منوسمرتی ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۱ سے ۱۴ تک اور ادھیائے ۶۷ شلوک ۱۴ نیز وشسٹ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۳۹ و ۴۰۔

پھر آگے چل کر لکھا ہے کہ اضطراب میں تو کسی قسم کی خوراک بھی ممنوع نہیں اس کے متعلق رام دیو اور وشوامتر کو بطور نظیر ٹھہرا کر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے آپت کال میں کتے کا گوشت کھایا تھا۔ ملاحظہ ہو اس

KHILAFAT LIBRARY

۱۰۴ سے ۱۰۸ تک

پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دودھ مچھلی گوشت سبزی وغیرہ لینے سے انکار نہ کرے۔ (چاہے ۲۵۰)

گوشت بیچنے والے چمڑے کا بیوپار کرنے والے سوسائٹی کا ایک ضروری جزو ہیں۔ ملاحظہ ہو آٹھ ۲۵۹ سے ۲۶۷۔

پھر آیسمیتھ گرہ سوتر پرش اکھنڈ نیز وشسٹ سمرتی ادھیائے ۱۱۔ شلوک سے لیکر ۴۲ تک میں لکھا ہے کہ برہمن کالے ہرن کی کھال پہنے۔ چھتری چتکبرے ہرن کی۔ ویش گائے یا بکری کی۔ اور بھیڑ کی کھال ہر کوئی پہن سکتا ہے۔ پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ:۔

ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں۔ بن دانتوں والے دانتوں والوں کی۔ بن ہاتھوں والے ہاتھوں والوں کی۔ بزدل دلیروں کی۔ (دیکھو ۲۹) جو شخص ہر روز جانداروں کا گوشت کھاتا ہے اسے کوئی دوش نہیں کیونکہ کھانے کے لائق جاندار اور کھانیوالے دونوں ایشور نے بنائے ہیں۔ (۳۰)

یگیہ کے تحت گوشت کھانا دیوتاؤں کا طریقہ ہے۔ بدھی کے مطابق جو گوشت شدھ ہے جو اسے نہیں کھاتا وہ اکیس جنم پشو بنتا ہے۔ دیکھو ۳۵ "سنو پودے۔ پشو درخت۔ کچھو۔ پرند وغیرہ جو یگیہ کے لئے مارے جاتے ہیں وہ دوسرے جنم میں اُتم جونیاں پاتے ہیں۔

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی مہاراج کا فتویٰ گوشتخوری کے متعلق

پھر آریہ سماج کے

رشی مہارشی سوامی دیانند سرسوتی فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ میرے گھر میں پنڈت۔ نیک وید کی تمیز کرنیوالا دشمنوں کا فاتح ہار نہ کھانیوالا۔ لڑائی میں خوش اور بیخوف رہنے والا لمبی عمر پانیوالا بچہ پیدا ہو تو وہ گوشت والے چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائے۔ دیکھو سنسکار ودھی پہلی طبع صفحہ ۱۱۔ پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ مشہور سنسکرت پنڈت اور رشی کے جیتے جی آریہ سنسکاروں یعنی رسم ورواج کے متعلق صرف یہی کتاب چھپی تھی۔

پھر اسی سنسکار ودھی کے صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے کہ چھٹے مہینے میں ان پراسن کرایا جاوے۔ ان کی خواہش کرنیوالا بکرے کا گوشت اور علوم حاصل کرنیوالا تیتر کا گوشت کھاوے اب ان حوالجات سے اظہر من الشمس ہے کہ ہندوؤں کی پرانی مذہبی کتابوں میں گوشت کھانا جائز سمجھا گیا ہے۔ اور ان کو منوسمرتی کے ساتھ کلی موافقت ہے۔ اور پھر ایک پستک میں یہ بھی لکھا ہے کہ گرہستھ دان سنسکار میں جو چاہے کہ اس کا بیٹا عالم بہادر فصیح

گوشتخوری کے متعلق تاریخی ثبوت

ہووے گوشت پلاؤ کھائے۔ لیکن سب سے بڑا ثبوت جو ہم منو میں گوشت کو جائز بتلانے والے شلوکوں کے اصلی ہونیکا پیش کر سکتے ہیں وہ تاریخی ثبوت ہے رامائن میں لکھا ہے کہ جب رامچندر چترکوٹ میں پہنچے تو جھونپڑی بنا کر لچھمن کو حکم دیا کہ ہرن مار کر لاوے۔ تاکہ یگیہ کیا جاوے۔ لچھمن جی ان کے ارشاد کے بموجب ہرن مار لائے جو پکایا گیا۔ پھر بھاردواج رشی نے جب بھرت اور اس کے ہمراہیوں کی ضیافت کی اس میں گوشت شامل تھا۔ پھر مہابھارت میں پرو کے نیک حصہ میں یدھشٹر نے کہا کہ اب ہم کو کندمول اور شکار پر گذارہ کرنا پڑیگا۔ اور پرو کے دلو کے ایک حصہ میں ایک اویگیہ کا تذکرہ ہے جو نیمشا کے جنگل میں کیا گیا۔ اور جس میں بہت سے جانور مارے گئے

گوشتخوری کے متعلق وید کا فتویٰ

پھر ویدوں میں لکھا ہے کہ

جو مکھن۔ چاول گوشت تیرے ارپن (نذر) کرتا ہوں وہ سب لذیذ میٹھے اور گھی میں تر ہوں (اتھروید ادھیائے ۱۸۔ انوواک ۴۔ منتر ۴۲۔

اب ان اثبات اور دلائل کی موجودگی میں کسیکا گوشت خوری سے انکار کرنا ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم ہندو دوستوں کی خدمت میں عرض کرینگے کہ وہ براہ کرم تدبر اور غور بین نگاہوں سے اپنے بزرگوں کے اقوال گوشت خوری کے متعلق ملاحظہ فرمادیں۔ اور وہی راہ اختیار کریں۔ جس کی طرف ان کے بزرگان ملت نے انھیں ہدایت فرمائی ہے۔ خدا کرے ہماری آواز کسی حق حکمت کے خواہشمند کے کانوں تک پہنچ جاوے۔

آریہ اور ہندو مترو! اب ذرا اپنے دل میں سوچو کہ جب آپ کی مذہبی پستکیں گوشتخوری کی تائید میں ہیں تو پھر آپ کا گوشتخوری کی مخالفت میں اڑی کرنا تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ اسوقت جبکہ محض گوشت کھانے کی وجہ سے مسلمانوں کو نیچ۔ چنڈال اور راکھس وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے مگر جب آپ کے پاک رشی اور سچے مہاتما منو والمیک وشسٹ۔ نارد۔ گوتم۔ وشنو۔ برہسپتی۔ بیاس۔ رامچندر وغیرہ سب کے سب گوشت خور تھے تو ان کی نسبت آپ کونسے الفاظ استعمال کروگے۔ آہ! اس تعصب کی بھی کوئی حد ہے جو صرف اپنی بات کو منوانے کے لئے کسی خاص گروہ کے حق میں تیر بھیجنے کے لئے اپنے پاک رشیوں اور سچے مہاتماؤں کا بھی کچھ لحاظ نہ کرے ہماری دل وجان سے اُس قادر مطلق سروشکتیمان کے حضور یہ دعا ہے کہ ہمارے آریہ دوست باریک بین نگاہ سے دیکھیں کہ ہمارے رشیوں نے ہمیں کونسا راستہ بتلایا تھا۔ مگر ہم کس طرف کو جارہے ہیں

سکھوں کو ہندو ظاہر کرنے کی ایک اور نئی کوشش۔

بیشک ہندو اور آریہ صاحبان کی یہ کوشش قابل ستائش ہے کہ وہ سکھوں کو ہندو ظاہر کرنے کی نت نئی سے نئی کوشش اور تدابیر میں لگے رہتے ہیں۔ پہلے باوا گوربخش سنگھ جی کو ہندو کانفرنس کا پریسیڈنٹ بنوا کر اُن سے کھلے بندوں یہ کہلایا گیا کہ سکھ ہندو ہیں اسپر بھی بس نہ

نکرنے کے "سکھ ہندو ہیں" خالصہ مت درپن" نامی وغیرہ گورمکھی کتابیں لکھ کر سکھوں میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ اور پھر اسپر بھی اکتفا نہ کرتے ہوئے ہندو نما سکھوں سے جگہ بجگہ اس مسئلہ پر لیکچر دلوائے گئے کہ سکھ ہندو ہیں۔ اب اس سے بڑھ کر ہندو بھائیوں نے جو نیا سوانگ رچا ہے وہاں ایکطرف وہ اپنی نوعیت میں نرالا ہے وہاں دوسری طرف نتیجہ کے لحاظ سے بھی قابل غور ہے۔ راے بخشی رام سنگھ صاحب پنشنر انجنیر سے ہندو صاحبان نے ایک ضخیم کتاب لکھوائی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا یا کروایا گیا ہے کہ سکھ ہندو ہیں۔ یہ اُن لوگوں کا حال ہے جن کے پاس خشخاش کے دانہ برابر بھی اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ سکھ ہندو ہیں۔ سکھ دھرم کی مذہبی کتابیں صریح اور بدیہہ طور پر دھڑلے کے ساتھ ہندو ازم کے کل کے کل اصولات کا کھنڈن اور رد کرتی ہیں مگر ہندو صاحبان میں ایک ان تھک ارادہ اور اٹل کوشش کام کر رہی ہے جس کا انتہائی نکتہ یہ ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح سے سکھوں کو ہندو ظاہر کر کے دکھلادیں۔ مگر دوسری طرف باہمت مسلمان ہیں جن کے پاس روز روشن کی طرح یہ ثبوت موجود ہیں کہ سکھ دھرم کا منبع و حقیقت اسی آبحیات کے سمندر سے پھوٹتا ہے۔ جس سے ہم خود شیریں کام ہوے ہیں۔ مگر کیا مجال کہ اپنے بچھڑے ہوے بھائیوں کو گلے لگانے کی کوشش کریں۔ سوا نخمری حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس میں سکھ صاحبان کی کل کی کل مستند کتب کے زبردست حوالجات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلام کی محبت میں سرشار تھے۔ مگر مسلمان بھائیوں سے اتنا نہیں ہو سکا کہ سکھ صاحبان کے پیارے گورو کے پیارے حالات ان کے سامنے رکھ کے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ست مارگ (صراط مستقیم) سے انھیں آگاہ کیا جاوے۔ دوسری طرف ہندو صاحبان ہیں جن کے پاس کوئی بھی ثبوت نہیں ہے۔ مگر ان میں ایک زندہ سپرٹ کام کر رہی ہے جس سے محرک ہو کر وہ آئے دن کوئی نہ کوئی کتاب لکھ کر سکھ صاحبان میں تقسیم کرتے رہتے ہیں ؎

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

سکھ صاحبان اور گئورکھشا

ہندوستان لکھتا ہے کہ انجمن تعلیمی کانفرنس سیالکوٹ کے موقعہ پر

جب مقامی کارکنوں کو معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا جلوس جو کانفرنس کے پردھان مقرر کئے گئے ہیں گئوشالہ کیطرف سے نکلیگا تو کارکنوں نے گئوشالہ کی عمارت کو خوب سجایا۔ اس کے نزدیک جھنڈیاں وغیرہ لگائیں۔ لیکن جب گئو شالہ کی متعصب پجاری لڑکے لیکر کانفرنس میں سکھ صاحبان سے دان مانگنے گئے تو ان کو کانفرنس سے باہر نکلوا دیا گیا۔ اور سکھوں نے کہا کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ اس لئے ہم پر گئورکھشا واجبی نہیں ہے۔"

اب ہندو پریس اسپر خوب لے دے کر رہا ہے۔ مگر ہندو صاحبان کا واویلا کرنا بیفائدہ ہے۔ کیونکہ جب سکھ صاحبان کی مذہبی پستکیں انھیں گئورکھشا کے لئے مجبور نہیں کرتیں تو پھر ہندو پریس کا اسپر مصر ہونا یا مجبور کرنا سکھوں کی نظر میں کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کی اشاعت اور حمایت کا دم بھرنیوالی انجمنوں کی توجہ کے قابل

ایک آدمی عیسائی مشنری سوسائٹیوں کے کام کا جسقدر زیادہ مطالعہ کرتا ہے اتنا ہی حیران اور ششدر رہجاتا ہے اور اپنا کام اسکو اس عظیم الشان کام کے مقابلے میں نہایت حقیر معلوم ہوتا ہے بعض اوقات اس عظیم کام کو پڑھکر یا سنکر اس کے دل میں مایوسانہ خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو گاہے بگاہے دیگر مذاہب کے کام کی نسبت کچھ بتاتے رہیں۔ تاکہ اگر خود ہم کچھ نہیں کرتے تو یہ معلوم کر کے کہ دوسرے کسقدر کام کر رہے ہیں شاید ہمارے دل میں بھی کچھ درد پیدا ہو۔

جنوبی ہند میں عیسائیوں کا کام ہندوستان کے باقی تمام علاقوں سے زیادہ ہے۔ اس کے دو سبب ہیں۔ اول تو عیسائی مشنریوں نے سب سے پہلے اپنا ڈیرہ جنوبی ہند میں جمایا تھا دوم اعلیٰ ذات کے ہندو چھوٹی ذاتوں سے اسقدر نفرت کرتے ہیں کہ شودر مجبور ہوئے کہ وہ عیسائیت کے دائرہ میں شامل ہو کر ان ذات پات کی زنجیروں سے اپنے آپ کو آزاد کریں چنانچہ دکن میں عیسائیوں کی جو سوسائٹیاں اپنے مذہب کی اشاعت کر رہی ہیں ان میں سے ایک امریکہ کی **بپٹسٹ سوسائٹی** ہے۔ اس سوسائٹی کی طرف سے دکن میں ۶۰۷۸۱ مرد اور عورتیں بطور اعلیٰ کے اشاعت کا کام کر رہی ہیں۔ بپٹسٹ سوسائٹی کی ایک شاخ بنام **تلیگو مشن** ہے اور اکیلے تلیگو مشن کے ماتحت ۵۶۵۰۰ واعظ کام کر رہے ہیں۔ اس مشن نے ایک سال میں ۱۵۵۴ آدمیوں کو بپتسمہ دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک لاکھ آدمیوں کو عیسائی بنا دیا۔

اب ہم اس کے مقابلہ میں اُن اسلامی انجمنوں کے کام پر نظر ڈالتے ہیں جو محض لوگوں کو اشاعت و حمایت اسلام کا دم دلاسا دیکر بڑی بڑی لمبی لمبی اور چوڑی چوڑی اپیلوں کے ذریعے عوام کی پاکٹوں کو حرکت کرتی ہیں۔ اب انھیں ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ انھوں نے پبلک روپیہ کو اسلام کی کس حمایت و اشاعت میں لگایا۔ کتنوں کو مشرف باسلام کیا۔ اور لوگوں کو چاہ ضلالت سے نکال کر اسلام کے نور کیطرف کھینچنے کے لئے کسقدر واعظ مقرر کئے۔ ہم نہایت جرأت مگر دلی درد اور افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ کوئی اشاعت اسلام کا دم بھرنے والی انجمن جاگتے تو الگ رہا خواب میں بھی اس امر کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ کہ اس نے اشاعت اسلام کے لئے باقاعدہ

"ایک واعظ بھی" رکھا ہو۔ آہ کسقدر دردناک اور لرزہ چھڑا دینے والا بھیانک نظارہ۔ کیا ہمارے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ کہ جب ہم اشاعت اسلام اور حمایت اسلام کے نام سے لوگوں کی پاکٹوں کو محرک کریں مگر اس کام کے لئے ایک بھی باقاعدہ واعظ مقرر نہ کیا جاوے۔ آہ ؎

ایک وہ تھے جنہیں تصویر بنا آتی تھی
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ

کیا ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے؟

مسافر آگرہ لکھتا ہے کہ اس صوبہ متحدہ یعنی یونیکیت پرانت ہی کو لے لیجئے جہاں ہندوؤں کو اپنی مجموعی تعداد پر بڑا فخر ہے۔ اس صوبہ میں اسوقت ۸۶ ہندو اور ۱۴ مسلمان ہیں۔ اور اپنی تعداد کے ۸۶ فیصدی ہونے پر تعلیمیافتہ ہندوؤں کو اتنا فخر ہے کہ جہاں کہیں سرکاری مراعات میں ہندو مسلمانوں کا سوال آجاتا ہے۔ ہندو فوراً بول اٹھتے ہیں کہ ہماری تعداد ۸۴ فیصدی۔ اور مسلمانوں کی ۱۴ فیصدی۔ پھر مسلمانوں کو ہماری برابر حصہ کیسا۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ ۸۶ فیصدی تعداد برہمن بنیوں۔ کایستھوں یا راجپوتوں کی زیادتی کی وجہ سے ہے ہرگز نہیں بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس صوبہ کے ۴ کروڑ ہندوؤں میں سے "اونچی ذاتوں یا دوج دربنوں کی تعداد کل ایک کروڑ ہے۔ دو کروڑ شودر جاتیوں کے اُن مظلوم دستم رسیدہ لوگوں کی تعداد ہے جن سے کہ اونچی ذاتوں کے ہندو کتے بلی سے بھی بڑھکر نفرت کرتے ہیں"۔

اب صاف ظاہر ہے کہ ہندوؤں کی زیادہ تعداد صرف ان لوگوں کی وجہ سے ہے۔ بقول مسافر جن سے ہندو لوگ کتے بلی سے بھی زیادہ نفرت کرتے ہیں۔ مگر مردم شماری میں زبردستی ہندو ظاہر کئے گئے۔

عرب کا مہاشہ

مہاشہ دھرمپال جی لکھتے ہیں "اندر کے کسی گذشتہ پرچہ میں ہم نے حضرت محمدؐ صاحب کو مہرشی لکھا تھا۔ اسپر بعض اصحاب نے بڑا واویلا مچایا تھا کہ ہم نے کیوں محمد صاحب کو مہرشی لکھ دیا۔ اور کیوں ان کا سوامی دیانند سے مقابلہ کیا۔ مگر ۱۸۷۵ء کے ستیارتھ پرکاش میں رشی دیانند شبد پرمان کی تعریف کرتے ہوئے۔ گوتم منی کا سوتر آپت اُپدیشا شدا" لکھ کر اسپر واتسائیں منی کی ویاکھیا نقل کرتے ہوئے "رشی آریہ ملیچھا نام۔ سامنم بکشتم لکھ کر مفصلہ ذیل سوال کرتے ہیں۔

"آپت کوئی دیش وشیش میں ہوتا ہے انھوا سب دیشوں میں ہوتا ہے؟

اُتر۔ سب دیشوں میں اور سب منشوں میں آپت ہونے کا سمبھو ہے۔ اسمبھو کبھی نہیں۔ ارتھات رشی۔ آریہ اور ملیچھ ان میں آپت اوشیہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو کسی منشوں میں اوکت پرکار کا لکشن والا منش ہوگا اسی کا نام آپت ہوگا۔ یہ نیم نہیں ہے کہ اس دیش میں ہو اینہ دیش میں نہو"

ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۷۶

رشی دیانند کی مذکورہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ پراچین شاستروں کے مطابق آپت پرش کا حدود اربعہ صرف اسی ملک تک نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ ملیچھوں میں بھی آپت پرش کا ہونا مانتے تھے۔ لیکن ہمارے ملک کے تنگ خیال "برہمنوں" یا نیشنلسٹ ہندوؤں نے جو کہ اپنے آپ کو آریہ کہتے تھے سوامی دیانند کے مرنے کے بعد اصلی ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس کی مذکورہ بالا نہایت ہی اعلیٰ بات کو مروجہ ستیارتھ پرکاش میں سے بیچ دبن سے اُڑا دیا گویا کہ وہ کبھی شائع ہی نہیں ہوئی تھی۔ یہ ارتھ غالباً اس لئے کیا گیا کہ اگر دوسرے ملکوں میں بلکہ ملیچھوں میں بھی رشی۔ آریہ۔ اور آپت پرش کا ہونا مان لیا گیا تو اس لحاظ سے مسیح اور محمدؐ بھی آپت پرشوں میں شمار ہونے لگینگے۔ اور ایسا ہونے سے ہمارے "نیشنلزم" کو دھکا پہنچیگا۔ پس اُنھوں نے اس اعلیٰ اصول کو ہی جڑ سے اُکھاڑ مارا۔ ورنہ اس اصول کے مطابق حضرت محمدؐ یا حضرت مسیح کا رشی مہرشی بلکہ آپت پرش ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے بلکہ ایک آریہ سدھانت کا حل ہو رہا ہے۔ (ایڈ)

ذبیحہ اور جھٹکے کا سوال

ہم نے اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں ذبیحہ اور جھٹکے کے سوال کے متعلق سکھ پریس کی توجہ اسطرف منعطف کروائی تھی کہ وہ شری گرو گرنتھ صاحب سے جھٹکا کے جواز کے لئے صریح اور بدیہی احکام نکال کر اسپر قلم اُٹھائیں۔ تیسر سکھوں کا بھولا بھالا گورمکھی اخبار خالصہ سماچار لکھتا ہے۔

"نور کے ایڈیٹر صاحب کو پتہ ہی ہوگا کہ ہر ایک سکھ کو امرت چھکنے کے وقت جن اعمال کو کبھی بھول کر بھی نہ کرنے کا اُپدیش دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک کٹھا (ذبیحہ) کھانا بھی ہے۔ یہی اُپدیش دسم گرو جی نے اپنے پانچ پیاروں کو امرت چھکانے کے وقت کیا اور یہی اُپدیش اب تک امرت چھکنے والوں کو کیا جاتا ہے۔ اور ابیا کیا کا کٹھا کھانا سری گرو گرنتھ صاحب میں منع ہے۔ اگر اس میں ایڈیٹر صاحب کو شک ہو تو وہ امرت پرچار کے وقت دیکھ سکتے ہیں۔ اب کٹھا (ذبیحہ) کھانا سکھوں کو سکھی سے خارج کرتا ہے تو سکھ کس طرح ذبیحہ کو استعمال کر سکتے ہیں۔ کٹھا نہ کھانیکا حکم بتلاتا ہے کہ اگر سکھوں نے استعمال کرنا ہے تو جھٹکا۔

اب اس کے مقابلہ میں ذرا اپنی طرف بھی نگاہ مارو اور بتلاؤ کہ کہیں قرآن شریف میں بھی جھٹکا کھانے کی ممانعت ہے یا کہیں یہ بھی بتلایا ہوا ہے کہ جھٹکے کا کھانا مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے"

جس نرالی اور انوکھی طرز میں خالصہ سماچار نے جھٹکا کے جواز کے لئے منطق چھانٹی ہے وہ کسی طرح بھی زیر بحث مسئلہ کے حق میں مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ چونکہ ہم تو سکھ صاحبان کے ہر طرح سے بہی خواہ ہیں اس لئے ہم تو اس بحث کو زیادہ طوالت نہیں دینگے مگر دوسرا آدمی کہہ سکتا ہے کہ خالصہ سماچار نے جھٹکا کے

KHILAFAT LIBRARY

جواز کے لئے جو دلیل پیش کی ہے کہ امرت چھکنے کے وقت ذبیحہ سے الگ رہنے کی تاکید کیجاتی ہے خالصہ سماچار کی یہ دلیل بذات خود ایک دعویٰ ہے پہلے اس دعویٰ کا ثبوت شری گرو گرنتھ صاحب سے دیں اس کے بعد زیر بحث مسئلہ پر قلم اٹھائیں ۔

باقی رہا خالصہ سماچار کا یہ کہنا کہ شری گرو گرنتھ صاحب میں **ابھیا کھیا کا کٹھا** شبد آیا ہے اس لئے اس سے ذبیحہ کے عدم جواز کا فتویٰ ملتا ہے۔ مگر جب خالصہ سماچار کا ایڈیٹر اکانت میں اس شلوک کی شان موقع محل اور سیاق و سباق پر غور کریگا تو اسے بہت جلد اپنی دلیل کی کمزوری اور ضعیفی ظاہر ہو جائیگی۔ کیونکہ کسی شلوک کے صرف ۱/۳۲ حصہ درج کر دینے سے مطلب کبھی صاف نہیں ہو سکتا۔

باقی رہا ہمعصر خالصہ سماچار کا یہ کہنا کہ ہم اپنی مذہبی کتب سے ذبیحہ کے جواز اور جھٹکا کے عدم جواز کا ثبوت دیں سو الحمد للہ ہم ہر طرح سے اس کے متعلق آپکی تسلی اور شانتی کرانے کے لئے طیار ہیں۔ کیونکہ ہمارے جان و مال سے پیارا دین اسلام جو شریعت اور روحانیت کے ہر پہلو سے مکمل بلکہ اکمل ہے ہمیں ہدایت فرماتا ہے۔

سورۃ انعام رکوع ۱۴ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایتہ مؤمنین ..... ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق۔

آپ نے اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کر کے دکھائے صحیح بخاری جلد ۳

عن انس قال نحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین فذأ ینہ واضعا قدمہم علی صفاحہما یسمی و یکبر فذبحہما بیدہ

ذبح کیے کہتے ہیں: الذبح قطع الاوداج لیقطع مادون العظم ثم یدع حتی یموت

صحیح بخاری صفحہ ۱۹۳

کیا اب بھی خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کو دین اسلام کے روحانیت اور شریعت کے ہر پہلو سے اکمل ہونے میں کچھ شک و شبہ ہے۔ امید کہ ہمارا ہمعصر اس طرح بغیر کسی قسم کی لاگ و لپیٹ اور تحویل و تخلیل کے شری گرو گرنتھ صاحب سے بھی جھٹکا کے جواز کے لئے متعدد ثبوت پیش کریگا کیا نور امید رکھے ؟

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

تقریباً ایک ہفتہ کی بات ہے کہ عاجز ایڈیٹر نور اپنے ایک دو دوستوں کے ہمراہ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ قرآن شریف کا ترجمہ کس طرز پر کر رہے ہیں۔ بندہ نے عرض کیا کہ پہلے متن اس کے نیچے گورمکھی میں لفظی ترجمہ پھر اس کے نیچے شرح اور اسی ضمن میں سکھوں کے پیش کردہ اعتراضات کے جوابات اور پھر شرح میں خصوصیت سے یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے کہ قرآن شریف کی ہر آیت کے نیچے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا وہ شلوک نقل کئے جائیں۔ جس میں انھوں نے قرآن شریف کی اس آیت کا ہندی بھاشا میں ترجمہ کیا ہے کیونکہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے کل شلوک اور اقوال درحقیقت قرآن شریف کی پاک آیات کا ترجمہ یا شرح ہیں۔ گو اس میں وقت بڑی ہوگی کیونکہ اس کے لئے ہزاروں اوراق کے الٹ پلٹ کرنے پر عرق ریزی کرنی پڑیگی۔ مگر درحقیقت سکھ صاحبان کے لئے یہ ترجمہ ہی مفید اور اتمام حجت کا باعث ہو سکتا ہے۔ جب اسطرح ہی کیا جاوے۔ یہ سنکر آپ نے بہت پسند فرمایا اور ساتھ ہی اس کے یہ ہدایت فرمائی کہ شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ اور ولی اللہ شاہؒ کے ترجموں کو زیر نظر رکھو۔ کیونکہ یہ ترجمہ بہت اچھے ہیں۔ تسپر بندہ نے عرض کیا کہ شاہ رفیع الدینؒ کا ترجمہ تو بندہ نے پڑھا ہے اور آپ کے حکم کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کا ترجمہ بھی دیکھ لونگا۔ اس کے بعد آپ نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے سننے کی تکلیف گوارہ کرنے کی نسبت بھی ارشاد فرمایا کہ جو ترجمہ کرو ہمیں سنا لیا کرنا۔ اب جبکہ حضرت اقدس ایسے قدسی وجود کی دعائیں بھی اس کار خیر کے شامل حال ہیں تو مجھے خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم پر قوی امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ کام حسن و خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

اس ہفتہ جب ذیل احباب و کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی۔ ایک نام کی پرواہ نہ کرنے والے ایک خریدار۔ سید غلام سرور شاہ صاحب ۱ بابو گلاب خاں صاحب ۱ منشی محمد عبداللہ صاحب ۱ میاں شہاب الدین صاحب ۱ مولوی مومن حسین صاحب ۱۔ ہماری دردِ دل سے دعا ہے کہ جن دوستوں نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

تقریباً اسی قدر خریدار خود بخود بے اللہم زد فزد تا حال بہت کم دوستوں نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی ہے اگر ہر ایک نور کا خریدار نور کے لئے ایک ایک خریدار دیدے تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ ایک خریدار کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے چھ بڑے آدمی

لالہ رادھا کشن صاحب ایڈیٹر پرکاش نے اعلان شائع کیا ہے کہ جو شخص ہندوستان کے ۶ بڑے آدمیوں کے نام بتائیگا اسکو پچاس روپیہ نقد انعام دیا جائیگا نام بھیجنے والوں کا فیصلہ ایک کمیٹی کریگی جس کے چار ممبر ہونگے حقیقت میں جو ایک مشہور مذہبی مقرر ہے اور اس کے علاوہ اس کا بڑی آدمی ہونا بھی مشکل ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی موت اور زندگی کا سوال

KHILAFAT LIBRARY

اشاعت اسلام کا دم بھرنیوالی انجمنوں کی فوری توجہ کے قابل

حق گوئی جو ہر ایک مسلم کا نصب العین ہے اگر اس کے اظہار کے لئے مجھے روکا نہ جاوے تو میں نہایت زور کے ساتھ اشاعت اسلام کی مدعی انجمنوں کی توجہ اس امر کیطرف منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ وہ دل کو کپکپا دینے والے اس مضمون کو نظر تعمق سے پڑھیں اور بھولے بھٹکے مسلمانوں کو شدھی سبھا کے چنگل سے بچاکر صواب دارین حاصل کریں۔

کیا یہ امر ہمارے لئے ننگ و عار کا موجب نہیں ہے کہ ہماری تھوڑی سی سستی کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا چوٹی اور جنیو پہن کر نہ صرف ہمیشہ کے لئے ہماری قوم اور مذہب سے الگ ہو رہے ہیں بلکہ وہ ہمارے مذہب اور قوم کا الگ شدہ حصہ پیارے اسلام کے لئے خطرناک دشمن تیار ہو رہا ہے۔ اور اس عظیم الشان کام کے لئے آجتک کسی اسلام کا دم بھرنے والی انجمن نے اتنی بھی توجہ نہیں کی جتنی کہ ایک معمولی چرواہا اپنی بکریوں کے ریوڑ کے لئے کرتا ہے۔ میں نہایت زور و ادب کے ساتھ اشاعت اسلام کا دم بھرنیوالی ہر نیک انجمن کی خدمت میں اس سوال کی اہمیت کو رکھ کر عرض کرونگا کہ اگر وہ انجمن اشاعت اسلام میں کوئی خامیاں سے نمایاں کام کرنا چاہتی ہے تو وہ خدا کے لئے اپنے ضروری سے ضروری کاموں کو بھی روک کر بھولے بھٹکے انسانوں کو جو شدھی سبھا یا ہمچو قسم کی دیگر سوسائٹیوں کے ذریعے ارتداد کے گڑھے میں جا رہے ہیں اپنے واعظین بھیجکر انھیں صراط مستقیم کیطرف کھینچے۔ کیونکہ کسیکو ارتداد کے گڑھے سے نکال کر اسلام کے نور سے منور کرنا اس سے بڑھ کر اور کوئی دینی خدمت نہیں ہے۔ کاش میری یہ نحیف آواز جو بھنچے ہوئے گلے سے نکل رہی ہے کسی اشاعت اسلام کا دم بھرنیوالی انجمن کی سمع مبارک تک پہنچ جائے (ایڈیٹر نور)

علامہ سید رشید رضا شامی ہندوستان کے دورے سے فارغ ہو کر اب بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ مگر ان کی یہ صدا ابھی تک ان اطراف میں گونج رہی ہے مجھے یہ سنکر تعجب ہوا ہے کہ ہندوستان میں بہت سے مسلمان ترک مذہب کر کے ہندو یا عیسائی ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمہ مسلم ریفارمر کا قول ہے کہ جس مسلمان کے دل میں ذرا بھی نور ایمان ہے وہ ذرا بھی اسلام سے کبھی منحرف نہیں ہو سکتا

علامہ موصوف نے اس بات پر بھی نہایت افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اس ملک کے علماء اپنے فرائض سے غافل ہیں۔ انھوں نے بآواز بلند نصیحت کی ہے کہ علماء کمر باندھ کر اٹھیں اور کوچوں اور بازاروں اور میلوں اور جلسوں میں جائیں اور عام مسلمانوں تک پہنچکر ان کو مذہبی احکام سے خبردار کریں انکو اسبات کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ جب مسلمان ان سے درخواست کرینگے تو وہ اپنے اس فرض کو انجام دینگے۔ کیونکہ مذہب اسلام کیطرف سے جو فرض ان کی گردنوں پر ہے اس کے انجام دینے کی ذمہ واری خود ان پر ہے۔ علامہ ممدوح کا قول ہے کہ ہندوستان میں بمقابلہ دیگر اقوام کے مسلمانوں کی تعداد کا کم ہونا نہایت خطرناک ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ خطرناک یہ امر ہے کہ لاکھوں مسلمان اپنے مذہب سے خبردار نہیں ہیں۔ عیسائی اور ہندو مشنری ان کو نہایت آسانی سے اپنی قوموں میں جذب کر سکتے ہیں"۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوستان کے نو مسلموں کو جو اپنے مذہب کے عقائد اور احکام سے خبردار نہیں ہیں ہندو یا عیسائی ہونے سے بچانا۔ یا نہ بچانا۔ مسلمانوں کی قوم کے لئے موت اور زندگی کا سوال ہے۔ آریوں اور عیسائیوں کے مشنری ہماری قوم کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی قوم کے ناواقف اور بیخبر لوگوں کو ان کے پنجے سے بچانے کی پروا نہیں کرینگے تو وہ بہت جلد ان میں جذب ہو جائینگے۔ اور ہماری تعداد کو جو پہلے ہی سے بہت کم ہے گھٹا کر اس درجہ پر پہنچا دینگے کہ ہندوستان میں ان قوموں کا مقابلہ ہم کسی طرح نہیں کر سکینگے۔ یا دوسرے لفظوں میں بمقابلہ دیگر اقوام کے ہم مر جائینگے۔ برخلاف اس کے اگر ہم اپنی قوم کے کمزور افراد کو مذہب سے خبردار کر دینگے اور ان کو آریا۔ یا عیسائی ہونے سے بچا لینگے تو گویا معمولی حالت میں ہم اپنے تئیں دوسری قوموں کے مقابلہ میں زندہ رکھینگے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر اگر ہم ہندوستان کی دیگر اقوام میں بہت سے لوگوں کو اپنے اندر جذب کر سکیں تو ہم اصلی معنوں میں ایک زندہ قوم کہلانے کے مستحق ہونگے۔ مگر اشاعت اسلام کی نسبت اشاعت اسلام پر توجہ مبذول کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ جس منزل پر ہم چلنا چاہتے ہیں اس میں جب تک ہمارا پہلا قدم مضبوط نہ ہو جائے۔ دوسرا قدم اٹھانا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

اگر ہم صوبہ جات متحدہ۔ پنجاب۔ سندھ بمبئی۔ راجپوتانہ ممالک متوسط اور برار کے نو مسلموں کی حالت پر غور کریں تو وہ بلاشبہ نہایت افسوسناک ہے۔

صوبہ جات متحدہ میں ضلع کھیری کے دیہات ایسے نو مسلموں سے بھرے ہوئے ہیں جن کے نزدیک روزہ نماز گناہ ہے۔ ضلع فرخ آباد کے دیہات میں مسلمانوں کے نام تک ہندوانہ ہیں۔ مثلاً شیخ جی سنگھ۔ ضلع بدایوں کے قصبہ داتا گنج میں جو نو مسلم ہیں وہ نہ مسلمان ہیں نہ ہندو۔ وہ اپنے ناموں کیساتھ

کبھی خاں کا لفظ لگاتے ہیں۔ اور کبھی سنگھ کا۔ پیلی بھیت کے علاقہ میں بہت سے مقامات ہیں جہاں کبھی اذان نہیں ہوتی۔ اگر اذان دیجائے تو ہندو لڑنے مرنے کے لئے طیار ہوتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ اذان کی آواز سے گائے کا دودھ خشک ہوجاتا ہے۔ ضلع اُناؤ کے دیہات میں جہاں مسلمان آباد ہیں اُن کے بچوں کو ناگری پڑھنے کی ترغیب دیجاتی ہے۔ اٹاوہ کے علاقہ میں بہت سے نومسلم راجپوت آباد ہیں جو اپنے مذہب سے مطلق خبردار نہیں۔ ہیں۔ پنجاب میں ضلع سیالکوٹ کے دیہاتی مسلمان عام طور پر ہندوانی رسم و رواج میں مبتلا ہیں۔ ضلع حصار کے علاقہ میں نومسلم راجپوت کثرت سے آباد ہیں جو برائے نام مسلمان ہیں۔ بھوانی کے نومسلموں میں ختنہ کا رواج بالکل نہیں ہے ضلع گورگانوہ میں میو قوم کے نومسلموں کی حالت یہ ہے کہ اُن میں اسلام کی کوئی علامت نہیں ہے۔ ضلع رتناگ میں بہت سے گانوں ہیں جہاں کے نومسلموں کے نام اور لباس بالکل ہندوؤں کے سے ہیں۔ راجپوتانہ میں آبو اور بیاور کے نومسلم احکام اسلام سے بالکل بیخبر ہیں۔ ریاست بیکانیر اور جودھپور کے قصبات اور دیہات کے مسلمان تمام باتوں میں ہندوؤں سے ملتے جلتے ہیں۔ اور بھرتپور کے نومسلم راجپوتوں کی بھی یہی حالت ہے۔ جیسلمیر۔ جے پور۔ کچھ۔ راجکوٹ۔ اور پالن پور میں نومسلموں کی حالت نہایت نازک ہے۔ یہاں اسلامی نام اور اسلامی لباس تک کا پتہ نہیں۔ علاقہ اجمیر کے نومسلم بتوں کی پرستش کرتے ہیں ریاست اندور کے بہت سے گانوں ہیں جہاں کے نومسلم ماتا کی پوجا کرتے ہیں ریاست اودے پور کے نومسلموں کی حالت یہ ہے کہ اُن کی بعض مسجدوں میں گھوڑے بندھتے ہیں۔ بمبئی میں علاقہ بلگام کے بہت سے دیہات ہیں جہاں کے مسلمان اسلامی باتوں سے مطلق ناواقف ہیں۔ سندھ میں سکھر اور حیدرآباد سندھ کے علاقہ کے نومسلموں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ ممالک متوسط میں ایلچ پور وغیرہ شہروں کے قرب وجوار کے نومسلم کلمہ تک نہیں جانتے۔ اورنگ آباد دکن کے علاقہ میں ایسی مسجدیں ہیں جن کو وہاں کے نومسلم گوبر سے لیپتے ہیں۔ اگر ہندوستان کے ہر گوشہ میں دورہ کیا جائے تو ہر علاقہ کے نومسلموں کی حالت خطرناک نظر آئیگی۔ اور اُن کی نسبت ایسے حالات اور واقعات معلوم ہونگے جن پر مسلمانوں کو آٹھ آٹھ آنسو رونا لازم ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

کیا یہ جگر خراش داستان ایسی نہیں ہے جسکو تمام مسلمانان ہند گوش عبرت سے سُنیں اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔ پنجاب میں صدر انجمن احمدیہ اور انجمن حمایت اسلام اگر اس خدمت کو اپنے ذمہ لے تو وہ اپنے سفیروں کی مدد سے پنجاب کے نومسلموں کو مذہب کے اصول و مسائل سے اچھی طرح خبردار کر سکتی ہے۔ دہلی کی انجمن ہدایتہ الاسلام اگر کام کرنا چاہے تو اس کے لئے راجپوتانہ کا میدان بہت وسیع ہے بمبئی کی انجمن ضیاء الاسلام اگر چاہے تو سندھ اور ممالک متوسط و برار میں اس مذہبی خدمت کو بخوبی انجام دے سکتی ہے۔ صوبجات متحدہ کے لئے ندوۃ العلماء اور مدرسہ الٰہیات کانپور کے مشنری کافی ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس خدمت پر مستعدی سے کمر باندھیں۔ ریاست حیدرآباد دکن کے وسیع علاقہ میں خود ریاست کی طرف سے اس بات کا انتظام ہوسکتا ہے کہ وہاں کے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے لئے مدرسوں اور مکتبوں کی کثیر تعداد کھول دیجائے۔

آریا سماجوں کے مشنری تقریباً ہر صوبہ میں دورہ کرتے ہیں اور اُنھوں نے دو کام اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ ایک یہ کہ ادنیٰ درجہ کے ہندوؤں کو جو اچھوت کہلاتے ہیں تعلیم دیکر اپنی قوم کا مضبوط عنصر بنائیں۔ دوسرے یہ کہ اُن نومسلموں کو جو اپنے مذہب سے بیخبر ہیں اپنی قوم میں جذب کریں ان دونوں کاموں کو وہ نہایت جوش اور سرگرمی کے انجام دے رہے ہیں۔ گروکل ہردوار اور دیگر گروکل جو مختلف مقامات میں کھولے گئے ہیں ایسے مشنری طیار کر رہے ہیں جو موجودہ مشنریوں سے زیادہ لیاقت اور زیادہ مستعدی سے اس خدمت کو انجام دینگے اور وہ وقت مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ خطرہ کا ہوگا عیسائیوں کے مختلف مشن جس باقاعدگی اور انتظام اور تربیت کے ساتھ برسوں سے اپنے مذہب کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں وہ تمام مسلمانوں پر روشن ہے۔ ان نازک حالات میں اگر مسلمان اپنے بیخبر اور بے علم بھائیوں کو غیر مذہب قبول کرنے سے نہ بچائینگے تو دونوں قومیں بہت جلد اُن سے بازی لے جائینگی۔ اور اُن کی قوم کے بہت بڑے حصہ کو اپنے اندر جذب کر کے پہلے سے زیادہ طاقتور ہوجائینگی۔

ہندو قوم یا عیسائی قوم کی ترقی کو ہم خدانخواستہ حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اُسکو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان دونوں قوموں سے ہم کو کوئی شکایت بھی نہیں ہے کیونکہ ہر قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنی تعداد بڑھانے کی کوشش کرے اور طاقتور بننے کی کوشش کرے اگر ہم کو شکایت ہے تو صرف اپنی قوم سے ہے جو ہندوؤں یا عیسائیوں کی طرح بیدار نہیں ہے اور اپنے حقوق کی حفاظت اور حمایت کے لئے کمربستہ نہیں ہے۔

اے ہماری غافل قوم کے ممبرو! ہوشیار ہو کہ تمہارے اعضا تمہارے جسم سے جدا ہونے کو ہیں۔ دیکھو اُنکو اپنے جسم سے جدا نہ ہونے دو۔ اے ہماری کاہل قوم کے بزرگو سُستی کی گرد اپنے دامن سے جھاڑ دو اور اپنی قوم کی حمایت اور اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔ آریا نوجوانوں کو دیکھو اُن کی سرگرمیوں سے سبق لو عیسائی مشنریوں پر غور کی نظر ڈالو اور اُن کے

نقش قدم پر چلو قوم کی زندگی اور موت کا سوال تمھارے روبرو درپیش ہے۔ اپنی عقل اور اپنے دماغ سے کام لو اور اس سوال کو حل کرو۔ اگر تمھیں اس سرزمین میں زندہ رہنا ہے تو اپنی جگہ سے حرکت کرو۔ کیونکہ حرکت میں برکت ہے۔ خواب غفلت سے آنکھیں کھولو۔ اور آگے کیطرف نظر دوڑاؤ وہ دیکھو ہندوؤں اور عیسائیوں کے قافلے آگے بڑھ گئے ہیں۔ آنکھیں مل ڈالو اور کمر باندھ کر تیزی سے قدم بڑھاؤ ورنہ ان قافلوں کا غبار بھی نظر نہ آئیگا۔ اور تم اُسوقت نادم ہوگے جبکہ ندامت بیسود ہوگی۔ اگر ممکن ہو تو عیسائیوں اور آریوں کی طرح تم بھی جلد تر ایک باقاعدہ مشن قائم کرو اور مسلمان مشنری ہندوستان کے اس سرے سے اُس سرے تک پھیلا دو۔ مگر مشنری ایسے انتخاب کرو جنکا چلن پاکیزہ ہو جو ایثار کے پُتلے ہوں اور جن کے دل میں قومی درد ہو۔ (مسلم گزٹ)

KHILAFAT LIBRARY

رگوید پر تنقیدی نظر

نمبر ۱۰

الخ पुनाज्मि ते ब्रह्मणोक्त पीनाद्व

پنجمی تے برہنا کیشاہری ادپ پراہی دودھیسے گھینو

الواستاسور بھسا ۱۱ مندلیشو پشتوان یجرمن سمو پنتیامدہ

(۲۱) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت بیاسی کا چھٹواں منتر ہے (ترجمہ) (پنجمی) میں جوڑتا ہوں (تے) تیرے (کیشناہری) کیسوں والے گھوڑے یعنے بڑے بڑے ایال والے (برہمناہا) منتر پڑھ کر (ادپ پراہی) جلد روانہ ہوا (دودھیشی) رتھ میں بیٹھ (گیتھیوہ) اپنے دونوں ہاتھوں میں رسی تھام (رتا) تجھ کو (اُت) بہت اچھے (ستاسہ) پکڑے ہوئے (رجھسا) رجھانیوالے رس (اپدیشو) خوش کیا ہے (الپشنوان یجرمن) اے بجر کے اُٹھانے (سم اداتی) اس طرح خوراک (پتنیا) اپنی بیوی سے (مدہ) خوشیاں منا۔

معترض دوستو اگر یہ پرمیشور کا کلام ہے تو اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی سوم پینے اور بجر اُٹھانیوالے کا ماتحت ہے کہ منتر پڑھ پڑھ رتھ میں گھوڑے جوڑتا اور سوم کا عرق نچوڑتا ہے۔ پس گھوڑے جوڑنا اور رتھ کے آگے دوڑنا۔ ایشور جو احکم الحاکمین ہے کا کام نہیں ہوسکتا اگر یہ پرمیشور کی مدح وثنا ہے۔ تو اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالنے سے جو تاریک تصویر دید مقدس ایشور کی لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے وہ سخت ہی قابل اعتراض اور مضحکہ خیز ہے جس کا بیان کرنا تو الگ رہا اشارہ تک کرتے ہوئے بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اگر وید مقدس کے حامی اس منتر کے ہر پہلو پر سرسری نظر ڈالیں تو انھیں وید مقدس کی بینظیر تعلیم معلوم ہوجائیگی۔ اگر یہ کسی راجہ کا بیان ہو تو رتھ پر سوار ہونا لڑائی کا سامان ہے۔ پس اسلام کے جہاد مشروط پر اعتراض جمانا اور اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالنا کہاں کا انصاف ہے یہ منتر کسی طرح خدائے قدوس کا کلام نہیں ہوسکتا۔ البتہ کسی دیوتا پرست کا ہوسکتا ہے۔ کیونکہ دیوتا کی تعریف پر مبالغہ بیان کرنا ان کا کام ہے۔

नीषप्रपीरवेतम्यचक्रिं

ایش پربورو برو تے چمر شوتیونیو شامد بستا بھورو

وکشم ہے پائے پتے ہرمینم اتھما برتیاہری

یوگ مربھوم

(۲۲) یہ رگوید کی پہلی اشٹک چوتھے۔ باب کے دسویں انوواک چھٹی سوکت کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے (بھورنی) جو راجہ یا واعظ جیسے (اتیہ) گھوڑا گھوڑی سے سنجوگ کرتا ہے (جُفت ہوتا ہے) (یوشاں) ویسے ہی علم والی عورت سے بحث ہو کے ملک و مال حاصل کرنے کے لئے الخ

دوسرے پنڈتوں نے یہ کیا ہے کہ بہت بھوجن پانیوالا اندر ارگوں کا عرق پینے اُٹھا چلا آتا ہے جیسے سانڈ گھوڑا گھوڑی کے پاس جاتا ہے۔ اپنے شاندار سنہری رتھ کو اُٹھا کر جس میں سُتھرے گھوڑے جُتے ہوئے ہیں وہ جو بہادرانہ کام کرنے کے لائق ہے اپنے تئیں شربت پینے میں مصروف ہوتا ہے"۔ کیا ویدک ایشور کے احکام کے بغیر لوگ یہ کام نہیں کر رہے اس کے لئے ویدک ایشور کے الہام کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں حجاب مانع ہے اس لئے ہم اس منتر کی شرح نہیں کرسکتے۔ ہاں اگر ہمارے دوست پجرو وید منتر ۳۱۔ باب ۳۴ کا جو ترجمہ پنڈت مہی دھر جی نے کیا ہے اس کو ملاحظہ فرمالیویں تو اس منتر کے متعلق بہت سے رموز اور نکات کھُل جائینگے اس منتر میں کبوتر اور کتے اور گھوڑی کی مثال دیکر انسانوں کو ایسے کام کیطرف رہنمائی کیگئی ہے جسے وہ بغیر کسی قسم کے ویدک الہام کے کر رہے ہیں۔ اس سے دو بڑے بڑے اعتراض وید مقدس کی تعلیم پر عائد ہوتے ہیں

اول جس کام کیطرف ویدک ایشور نے انسان کو گھوڑی اور کبوتر وغیرہ کی تقلید کی ہدایت فرمائی ہے (جس کی تشریح کرنا ہم یہاں مناسب نہیں سمجھتے۔) اسے ایشور کا کلام کہنا تو الگ رہا کسی عقلمند انسان کا بھی نہیں کہہ سکتے۔

دوم انسان کو حیوانوں کے نقش قدم کی ہدایت فرمانا انسان کو اشرف المخلوقات کے عطیہ سے بہت نیچے گرا دیتا ہے۔ افسوس اس منتر کی تشریح کے لئے ہمیں شرم مانع ہے۔ ورنہ وید مقدس کے لکھنے اور رموز معرفت کما حقہ اشکارا ہوجاتے ہاں اگر دوستوں کو زیادہ ہی شوق ہو تو وہ پنڈت مہی دھر کے پجروید باب ۲۳ منتر ۳۱ کا ترجمہ ملاحظہ فرمالیویں۔

الخ लमा प्रशास्योषि द धीप

توم سی پرشیو وید تھیشو سنتے اگنی رتھی ردھو

رانام۔

(۲۳) یہ رگوید کی پانچویں منڈل آٹھویں ادھیائے چھتیسویں درگ کا دوسرا منتر ہے۔ پوتھی آریہ بھوین میں دیانند جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اے اگنی توہی حمد و ثنا کے قابل ہے۔ اور لڑائیوں میں تیری ہی تعریف ہوتی ہے جو تیری تعریف نہیں کرتا یا کسی دوسرے کی کرتا ہے وہ کبھی فتح نہیں پاتا۔ دشمنوں کے مورچوں کے سامنے گھات لگانیوالا جنگ اور لڑائیوں میں سب سے پہلے پہنچنے والا اور ہمارے دشمنوں کو سر کرنیوالا توہی ہے۔ اس واسطے ہماری شکست کبھی نہیں ہوگی" کیا جو دیالو۔ یا کرپالو ہوتا ہے وہ کسی سے مورچہ بندی کرتا یا تلوار پکڑ کر لڑتا ہے یا جو لوگ اس کی تعریف نہیں کرتے اُن کے بیج اور کھانے بگاڑتا ہے۔ ہرگز نہیں اور جن سے ان کی دشمنی ہے اگر وہ پرمیشور کے بھی دشمن ہیں تو پیدا کیوں کئے تھے۔ اگر وہ اس کے دشمن نہیں تو بوجہ ویدوالوں کو ظفر مند کرنکر اُن سے جنگ کرنا خالق

خلاف۔ رب۔ رحمان کا کام نہیں۔ اور اگر اگنی پرمیشور کا یہی روزمرہ ہے تو آریہ ورت کا خدا حافظ ہے۔

त्वे इन्नु कं मर्त्यास् الخ

(۲۴) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت ۲۴ کا پہلا اور دوسرا منتر ہے۔ لفظی ترجمہ یہ ہے (کے نونم) ہم کس کی التجا کریں (کتسیا) ہم کس کو (امرتا نام) آبحیات کا چشمہ جانیں۔ (کوا کون (نہ) ہم کو۔ (مے اوپتیہ) زمین پر (پونروات) پھر پہنچائے تاکہ میں (پترم) اپنے باپ کو (رچہ) اور (ماترم) ماں کو (درشیم) دیکھوں (ویم) ہم (اگنی) اگنی دیو کو (امرتا نام) زندگی بخش یا آبحیات کا چشمہ جانیں (پرتھم سیا) کہ پہلا دیو ہے (ساسہ) وہ (نہ) ہمکو (مہا اوپتیہ) زمین پر (پونروات) پھر پہنچائے تاکہ میں (پترم) اپنے باپ کو (رچہ) اور (ماترم) اماں کو (درشم) دیکھوں۔

معترض یہ ہوسکتا ہے کہ کسی ایسے محتاج مجبور بندے کی فریاد ہو کہ جسکو اُس کے ماں باپ بیچڈالیں اور کوئی قربان کرنیوالا شخص اسکو لکڑی سے باندھ کر اس کے گلے پر چھری رکھدے اور وہ مارے دہشت کے رو رو کر اپنی ماں باپ کو پکارے اور اُس کی پُر درد آواز سن کر اگنی دیوتا آوے اور اس کی جان کو ہوم کی بھٹی سے بچائے۔ چونکہ اس قصہ کو منوجی نے دھرم شاستر میں وید کے حوالہ سے بیان کیا ہے اسواسطے یہ سرگباشیوں کا مقولہ نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ نجات پاکر پرمیشور میں مل گئے اور پھر اُن کو ماں باپ کا عارضی پیار اور محبت کیوں پسند آنے لگی تھیں۔ اُن کا دنیا پر لوٹ آنا ایسا ہے جیسا کہ عرش معلیٰ سے تحت الثریٰ میں گر پڑنا اگر اسکو دوزخیوں کا مقولہ خیال کریں تو بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ دوزخ میں اپنی بدعملی کے سبب جاتے ہیں اور ایسے عاقل و بالغ اشخاص کے اعمال قابل سزا ہوتے ہیں کہ جنکو ماں باپ کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

KHILAFAT LIBRARY

اگر کوئی شخص برقی علاج اور میجک بکس کو بعد استعمال غیر مفید ثابت کردے تو اسکی قیمت واپس

پنجاب میڈیکل ہال امرتسر کا تیار کردہ

گولڈن سارسا پریلا

یعنی

اکسیر جوہر عشبہ

وہ لوگ جو فساد خون کے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں انکی تمام شکایات کو جڑھ سے اکھیڑنے اور جملہ امراض کے دور کرنے کیلئے یہ جوہر عشبہ ایک عمدہ دوائی ہے۔ جو صفائی خون کے لئے اکسیر اور آتشک کے مادہ کو نیست و نابود کرنے میں تیر بہدف ہے اسکے استعمال سے تمام جلدی امراض پھوڑے پھنسی بھگندر ناسور جسم کے سیاہ داغ۔ مرض خناز یر وغیرہ سے بالکل صحت ہو جاتی ہے اعلےٰ درجہ کا ٹانک جسم کو خوبصورت و چست بناتا ہے۔ دماغ کو طاقتور بناتا ہے۔ اور لطف یہ کہ ذائقہ میں بدمزا نہیں

قیمت فی شیشی خورد ۸/ کلاں ۱۴/

مینیجر پنجاب میڈیکل ہال چوک لوہگڑھ امرتسر

بجلی کی طاقت سے کمزور اور نامرد کا بے ضرر علاج

جو نوجوان اپنی طاقت اپنے ہاتھوں ضایع کر کے کمزور ہو گئے ہیں۔ اور اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہے اِن کیلئے ہمارا بجلی کا بیضرر علاج بہت مفید ہے اگر وہ امرتسر کے نزدیک ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اگر امرتسر سے دور ہیں۔ تو بجلی کی طاقت کا میجک بکس منگوا کر استعمال کریں جس میں ایک خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے۔ اِس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آبلہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک بکس سے چار مریض اپنا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ میجک بکس کا ٹریڈ مارک یہ ہے:-

قیمت میجک بکس چار روپے (للعہ)

امرتسر میں آکر علاج کرانے کی فیس **چار روپے (للعہ)**

نوٹ:- ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس علاج سے فائدہ مند دنیا بھر میں کوئی علاج نہیں ہے اور نہ ہی اس علاج کو ہندوستان بھر میں کوئی جانتا ہے۔ اس سے دائرہ کی کل امراض دور ہو جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام:- **مینیجر دی پنجاب میڈیکل ہال چوک لوہگڑھ امرتسر**

نامردی — سستی — کمزوری — احتلام — رقت — سرعت — زکام — کمی چربی — یرقان — کمی خون — ضعف اعصاب — ضعف گردہ — کمر درد — کمی باہ — دل دھڑکنا — ضعف جگر — ضعف ہضم — ضعف مثانہ — ضعف دل

قبر میں سے مردہ زندہ ہوگیا

جناب حکیم و ڈاکٹر صاحب تسلیم۔ مزاج شریف میں عرصہ نسال سے ناشائستہ حرکات کے سبب اپنی قوت مردانگی کو ضائع کرکے نامرد ہوگیا تھا اور نامردی اور سستی جلق وغیرہ کے باعث خودکشی کرنیکو اچھا سمجھتا تھا حکیموں اور ڈاکٹروں کی ادویات منگوا کر استعمال کیں۔ مگر سوائے روپیہ برباد کرنیکے اور کچھ فائدہ نہوتا تھا آخر اکمین اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپکا اشتہار پڑھ کر آپکی اکسیر باہ مردہ کو زندہ کرنیوالی شیشی منگوا کر استعمال کی میں ایمانا تحریر کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے میرے تمام امراض نامردی سستی جریان احتلام رقت منی کجی ضعف دماغ ضعف جگر ضعف مثانہ ضعف اعصاب وغیرہ بالکل دور ہوگئیں۔ جو لوگ میری طرح مندرجہ امراض میں مبتلا ہوں اور کسی دوائی سے ان کو فائدہ نہوتا ہو حکیم صاحب سے اکسیر باہ طلب کرکے استعمال کریں اگر کسی صاحب کو پرہیز و استعمال سے فائدہ نہو تو حکیم صاحب ایک روپیہ جرجانہ دیتے ہیں اکسیر باہ ایک بکس میں ۴۰ گولیاں اور ۱ شیشی طلا کی ہے جو اکسیر باہ مندرجہ امراض کا شرطیہ دوائی ہے آپکا نیاز مند بانکارائے ضلع امرتسر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔ قیمت اکسیر باہ ۱۵ لیکن ۱۵۔ مئی تک بجائے ۱۵ کے ۱۰ عائتی بھولنہ صاحب کا خطاب قیمت فی بکس مع محصولڈاک ۱۰ کے ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

حکیم ڈاکٹر جی ایس۔ آئی۔ بھولنہ مقام ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

KHILAFAT LIBRARY

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب۔ کیوڑہ موتیا چنبیلی۔ حنا۔ ہر باندی وغیرہ فیتولہ ۸ سے لیکر ۱۶ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا۔ وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لے کر ۱۶ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند۔ قوام نما کو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ارزاں بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرمائیں اجازت دینے یا پیشگی قیمت حضور حسب ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعداللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرکے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو صرف ایک مرتبہ منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے۔ اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱ر محصول ۶ر۔ دو شیشی تک ۸ر قیمت شیشی خورد ۸ر محصولڈاک ۵ر دو شیشی ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی کھانسی وکف کی بیماری ہو اس کو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں (۱) سردی سے بچانا۔ (۲) کھانسی کو دبانا۔ (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک ۴ر پیکنگ ۶ محصولڈاک ۶ر چھوٹی شیشی ۱۶۔ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ ومحصولڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر نیوڈ بڑی چیف پٹنہ اسٹیٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں۔ جناب من آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے شکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفعہ ہوگئی مجھے صرف ۱، خوراک پینے سے زیادہ درکار نہوئی۔ کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی۔ اس وجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۹ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ۔ دھند جالا۔ پھولا۔ سبل سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے سرقسم اول فیتولہ ۱ عہ قسم دوم ۸ر

اصل ممیرا جس کی قیمت دس روپیہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے رعائتی قیمت صرف تین روپیہ فیتولہ کردی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے) مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم دریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست دور و مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ایکر روپیہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی۔ پشاوری بادامی سیاہ و سفید۔ ماشی ریشمی اور سوتی ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

منادی کرو

کہ دنیا میں "امرت دھارا" ہی ایک دوا ایسی ہے جو کہ ہر ملک میں ہر موسم میں ہر انسان کے بس گھر میں اور باہر موجود رہنی چاہیے

امرت دھارا

نے جس قدر نام پایا ہے اسکی مکمل تعریف کیواسطے تو بڑے بھاری رسالے کی ضرورت ہے جسمیں ان ہزاروں خطوط پر نگاہ ماری ہوں جو اکثر اصحاب امرت دھارا کی کامیابیوں اور کرشموں کے متعلق لکھتے رہتے ہیں۔ تو میں خوش ہوا کرتا ہوں کہ خدا نے ایسی نعمت مجھ کو عطا فرمائی ہے۔

امرت دھارا ان تمام امراض کا جو عام طور پر بوڑھوں بچوں جوانوں مردوں یا عورتوں کو ہوتی ہیں حکمی علاج ہے سینکڑوں بوجھ دار کیس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ وہ لوگ جو گھروں میں یا سفر میں ادویات کے کیس رکھا کرتے تھے اب یہ چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رکھتے ہیں اور وقت بے وقت جو کام پڑتی ہے وہ وہی لوگ جانتے ہیں۔

امرت دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے کوئی بھی بیماری ہو اسکو دیدو اور کرشمہ دیکھو۔ امرت دھارا جس جیب میں موجود ہے۔ امراض کے خطرے سے محفوظ ہے۔

امرت دھارا کو جس نے فیار بنایا امراض کو دور بھگایا جو اسکو ہمیشہ پاس رکھتا ہے۔ خود کو اور اپنے عزیزوں کو اور پڑوسیوں کو دکھ سے بچاتا ہے۔

امرت دھارا ان تمام امراض کو جو اچانک آدمی کو آدبوچتی ہیں۔ اچانک ہی دور کرتی ہے مثلاً قسم کی مرض سے لیکر پاؤں تک کے درد اندرونی بیرونی ہیضہ۔ طاعون۔ زکام پیچش سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ کیسی بھی تیزاب یا آگ یا زہر کا لگ جانا۔ زہر کھائے جانا۔ چوٹ۔ زخم وغیرہ وغیرہ

امرت دھارا میں ہر مرض کو دور کرنے کی ایک خاص صفت ہے۔ کوئی بھی سخت سے سخت بیماری ہو اسکو دیدو اتل تو بیماری دور ہوگی۔ مدت تک تو ضرور جاوے گی۔

امرت دھارا تقریباً کل امراض کو مفید ہے اور طرفہ یہ کہ فوراً اثر کرتا ہے۔ مگر اس وقت آتا ہے جبکہ متعدد امراض پر مثلاً قبض دوست کو کیسا فائدہ دکھاتی ہے۔

امرت دھارا بڑی بھاری ڈس انفکٹنٹ یعنی دافع جراثیم امراض ہے۔ طاعون کے واسطے تو خاص مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کا ہم آئندہ علیحدہ بیان کرینگے۔

امرت دھارا سچ مچ آب حیات ہے دنیا میں ایسی دوائی آجتک ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ خداداد لذت ہے۔ یک اجزات کا مرکب ہے۔ جادو اثر ہے۔ رفیق و غمگسار بڑی ہے خوراک اسکی ۲ بوند ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے کہ اگر غلطی سے ۱۰-۲۰ بوند بھی کھائی جاویں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ کسی بھی بیماری میں کسی بھی وقت کسی بھی عمر میں بیجا دوا خدا کے فضل سے ظاہر نہ کریگی

امرت دھارا سینکڑوں ہزاروں کے خرچ کو بچاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک بار منگواتا ہے۔ ہمیشہ منگواتا ہے۔ اکثر اصحاب سو پچاس شیشی سے کم آرڈر ہی نہیں بھیجتے۔ قریب ۳ ہزار شیشی سالانہ کی فروخت کیا کسی اور دوائی کی ہوگی۔ قیمت سالم شیشی ۱۲ عدد کی چھوٹی شیشی ۱ روپیہ ہے۔

رسالہ امرت

جسمیں مشہور و معروف دھائی امرت دھارا کا بھی کل امراض کا ایک ہی علاج ہے مفصل بیان ہے انگریزی ہندی ہر ہٹی گجراتی یا گورکھی میں طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے

ٹھاکر دت شرما وید لاہور

(خط و کتابت کیواسطے صرف اتنا پتہ کافی ہے)

امرت دھارا (۵۲ پنجاب) لاہور

رسالہ امراض مخصوصہ مردان

جسمیں مردوں کی خاص امراض کا مفصل بیان ہے

اسباب علامات و علاج

مفت مل سکتا ہے۔